UNIVERSAL LIBRARY

OU_226261

UNIVERSAL LIBRARY

تمام حقوق محفوظ باختیار مصنف ہین

श्रीरामाय नमः

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالْمِنَّۃ کہ یہہ جزو نمبر ۷ کتاب دافع الہذیان عن معترض القرآن

مُوسُومْ بِہ

اَلْمُنْصِف

یعنی

تتمہ دیانند تمر بھاسکر

دافع الہذیان عن معترض القرآن

अनुदयानन्द तिमर भास्कर

مُصَنِّفَہٗ

لالہ نند کشور متوطن قصبہ محمدپور دیومل پرگنہ منڈاور ضلع بجنور

در مطبع روز بازار امرتسر باہتمام شیخ غلام محمد صاحب مختار عدالت اڈیٹر اخبار وکیل
طبع ہوا

بار اول ۱۱۲۵ جلد .... قیمت فیجلد ۴ر

اعلان

کیاجاتا ہے کہ اس جزو مطبوعہ کی رجسٹری حسب ضابطہ بمقام امرتسر کرائی گئی ہے۔ کوئی صاحب لالچ مین آکر قصد طبع کرنیکا نکرین تاکہ بالعوض نفع کے نقصان ندینا پڑے۔ +

اور جلد دوسری کے نمبر ۱۴ جس مین مینے قرآن کی آیت وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کو یجر وید ادھیائے ۳۱ منتر ۲ سے تطابق لفظی معنوی دکھلایا اور نمبر ۲۴ جس مین آیت وَاللّٰهُ يَاْتِيْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ کو مینے رگ وید کے منڈل اول سوکت ۳۵ منتر ۲ आकृष्णेन रजसा वर्तमानो ० سے تطابق لفظی معنوی دکھلایا۔ اور لفظ یَاْتِیْ کو منتر کے لفظ याति سے حروف مین تطابق دکھلایا۔ اور نیز چند منتر دت اور دیانند کی تحریر سے ثابت کیا۔ یہہ دونون نمبر معہ اعتراضات اور جوابات کے مینے جناب مولوی سید عبد الحی صاحب مددگار ناظم ندوہ کو ملاحظہ کیلئے امرتسر مین دے تھے۔ کسی چالاک شخص نے اونکے پاس سے اوڑا لئے اونکی صاف شدہ نقل میرے پاس ہے۔ جو کوئی اونکو بدلکر اپنے نام سے دلیلون اور منترون سے فائدہ بذریعہ اشاعت کے اوٹھاویگا وہ فوراً شناخت ہو کر مجرم قرار دیکر عدالت مین مدعا علیہ بنایا جاویگا اور بجائے نفع کے نقصان اوٹھاویگا اوسکو چاہئے کہ گمنام میرے پاس بذریعہ ڈاک واپس کرے یا مالک اخبار وکیل امرتسر کے پاس روانہ کردے۔ +

غلط نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۷	آزی	آریٰ	۵	۱۶	وَاالاارض	وَالْاَرْض
״	۱۱	ناظم ندوہ صاحب	ناظم صاحب ندوہ	۹	۸	اللہ	اَللّٰہ
۲	۳	اصحاب اہل دانش	اصحاب دانش	۱۰	۵	اگرچہ یہ	اگرچہ یہہ
״	۹	रावानी	सवानी	۱۱	۹	वर्षा भी	वर्षाभिः
״	۱۵	آری	آریٰ	۱۷	۱۲	ڈہڑو	دُھڑو
״	درمیان صفحہ	اری	آریٰ	״	۲۱	وَاالاارض	وَالْاَرْض
״	آخیر حاشیہ	اری	آریٰ	״	حاشیہ ۱	کشف	کثیف
۳	۴	تمر بہا سکر	تمر بہا سکر	۲۰	۱۷	لیٹا	لیٹا
״	۲۲	آریون	آریون	۲۳	۶	तै तीयां रायक	तै तीयां ररायक
״	״	یکجائی ہین	یک جائی مین	۲۷	۲	پکائے سے	پکارنے سے
۴	حاشیہ	غاہر	ظاہر	۰	۰	۰	۰

اس غلط نامہ کے پتہ کے موافق اول کتاب کی غلطیونکو صحیح کرکے پڑہنے کا شوق کیجئے۔

سب سے اوّل ادھر نظر کیجئے

سند عطیہ و دستخطی خاص جناب معلےٰ القاب مولانا مولوی محمد علی صاحب ناظم ندوۃ العلماء

از دفتر ندوۃ العلماء — امرتسر

مورخہ ۹ - رجب سنہ ۱۳۲۰ ھجری

مہر ندوۃ العلماء

هو الموفق

مسلمانو! یہہ اعجاز دین حقہ اسلام ہے کہ لالہ نندکشور صاحب نے اُن اعتراضون کا جواب لکھا ہے کہ جو فرقہ آریہ کے سرگروہ دیانند نے قرآن شریف کے اوپر کئے تھے قریب ایکہزار کے اعتراضات اُس نے کئے ہین - اب یہہ حقانیت اسلام ہے کہ ایک ہندو صاحب نے اونکا جواب دیا ہے - اور خوب جوابدیا ہے - مسلمانوں کو چاہئے کہ انکی مدد کرین اور کوشش کر کے کتاب کو طبع کرائیں - مگر ہندی الفاظ کا تحشیہ کرانا ضرور ہے تاکہ ہر خاص و عام سمجھ سکے - فقط

دستخط

جناب معلےٰ القاب فیضماب ناظم ندوہ صاحب (فقیر محمد علی عفی عنہ بقلم خود)

دستخط

جناب مولانا مولوی محمد سلیمان شاہ صاحب چشتی قادری

(محمد سلیمان قادری چشتی)

دستخط

جناب مولانا مولوی سید عبد الحی صاحب مددگار ناظم ندوہ

(سید عبد الحی)

دستخط

جناب مولانا مولوی حفیظ اللہ صاحب مہتمم دار العلوم ندوہ

(حفیظ اللہ عفی عنہ)

دستخط

جناب مولانا مولوی غلام محمد صاحب ہوشیارپوری

(غلام محمد عفی عنہ)

جو دیانند نے زیادہ بھی لکھا ۔ پھر بیانات دعوے یعنے اعتراضات کی نقل الگ الگ ضمنی نمبر ڈالکر کی ۔ اور اصل آیت عربی لکھی جسپر اعتراض کیا ہے ۔ پھر احتیاطاً ضمنی نمبر وار جزو قول اوسکا لکھا ۔ اور بعد کو اوسکا ابطلان شروع کیا جسپر اُقُول لکھا ۔ اس ابطلان میں بیشے خاص وید اور شاستر اور نیز دیانند اور آریہ لوگوں کی ہی تحریر کی رُو سے اور نیز تیکیش[له] پرمان[ع] سے دیانند کے اعتراض کو غلط ثابت کیا اور آیت قرآن کو لفظ بلفظ وید کے منتروں سے تطابق دکھلایا ۔ نام اس کتاب کا یعنے اَلْمُنصِف رکھا اور چونکہ یہہ کتاب دیانند تمر بہاسکر کا تتمہ ہے اسلئے مین اسکو اوسی کا پیرو کرتا ہون ۔ تتمہ دیانند تمر بہاسکر یعنی (अनु दयानन्द तिमर भास्कर) قرار دیتا ہون ۔ اور جناب مولانا مولوی محمد فضل صاحب فاضل اجل منڈاوری نے از راہِ قدردانی اس کتاب کو خطاب دافع الہذیان عن معترض القرآن عطا فرمایا ہے ۔ اور عالی جناب ارکان ندوۃ العلماء نے بھی اس کتاب کو مشاہدہ فرماکر از راہِ قدردانی اس کتاب کا اشاعت ہونا نہایت ضروری قرار دیا اور ایک سند عطا فرمائی جو کہ اول درج کی گئی ہے ۔ چونکہ یہہ کتاب بہت ضخامت رکھتی ہے اسوجہ سے اوسکا سردست کُل طبع کرانا میرے لئے مشکل ہے اسلئے چند اصحاب مُدبّران کی فہمائش کی مطابق مین اسکا ایک جزو نمبری (۱) مطبع روز بازار امرتسر مین طبع کراکر علماء فضلاء اور قدردان اصحاب کی خدمت مین بطور مُشتے نمونہ از خروارے پیش کرتا ہون ۔ عرض کرتا ہون کہ یہہ کتاب تمام شروع سے اخیر تک مثل نمونہ کی ہے ۔ اور دعوی کرتا ہون کہ جسوقت یہہ کتاب علماء اہل اسلام و اہل ہنود کے ہاتھ مین آویگی اپنی قوت مقناطیسی کے زور سے کھینچکر سب کو یکجان دو قالب بنادیگی ۔ زیادہ تعریف کرنا مجھے شایان نہین ۔ سند مندرجہ بالا اسکے لئے کافی ثبوت ہے ۔ لہذا اسپے اصحاب انصاف پسند علم دوست قدردان سے التماس ہے کہ اس کل کتاب کے طبع ہوجانیکے لئے بندہ کو امداد دین کم سے کم شوق خریداری سے مطلع فرماوین اور اگر امداد پیشگی فرماوین ۔ تو یہہ بہت ہی ممنون کرنیوالا امر ہوگا اور طبع ہونے مین بہت ہی دستگیری کریگا +

دھرم آتماؤن کا خادم مصنف کتاب ھذا

نند کشور ۔ ولد شب لال بشنوئی ساکن قصبہ

محمد پور دلویل پرگنہ منڈاور ضلع بجنور متعلقہ

ممالک مغربی و شمالی ۔

[له] تیکیش یعنی [illegible]

[ع] پرمان یعنی ثبوت ودلیل

بناء دعوے نمبر ۷

یعنی ترجمہ آیت قرآن دیانند نے لکھکر جسپر اعتراض یعنے دعوے کیا۔

(۱) نشچے[۱] تمہارا مالک اللہ ہے جسنے آسمانون اور زمین کو چھہ دن مین اُتپن[۲] کیا پھر قرار پکڑا عرش پر۔ +

(۲) دینتا[۳] سے اپنے مالک کو پکارو + منزل ۲ پارہ ۸ سورۃ ۷۔ آیت ۵۳ و ۵۴

بیان دعوے مدعی

یعنی اعتراضات دیانند

(نمبر ۱) بھلا جو چھہ دن مین جگت[۴] کو بناوے عرش ارتھات[۵] اوپر کے آکاش[۶] مین سنگھاسن[۷] پر آرام کرے وہ ایشور سرب شکتیمان[۸] اور بیاپک[۹] کبھی ہو سکتا ہے۔ +

(نمبر ۲) اسکے نہونے سے وہ خدا بھی نہیں کہا سکتا۔ +

(نمبر ۳) کیا تمہارا خدا ادھر[۱۰] ہے جو پکارنے سے سنتا ہے۔ +

(نمبر ۴) یہہ سب باتین انیشور کرت[۱۱] ہین اس سے قرآن ایشور کرت[۱۲] نہیں ہو سکتا۔ +

(نمبر ۵) یدی[۱۳] چھہ دنون میں جگت بنایا ساتوین دن عرش پر آرام کیا تو تھک بھی گیا ہوگا۔ +

(نمبر ۶) اور اتبک سوتا ہے یا جاگتا ہے۔ +

(نمبر ۷) یدی جاگتا ہے تو اب کچھہ کام کرتا ہے یا نکما سیر سپاٹا اور عیش کرتا پھرتا ہے۔ +

اصل آیات متنازعہ قرآن شریف جنکا ترجمہ اوپر لکھا گیا ہے یہہ ہین

(۱) اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِي سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۝

(۲) اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا ۝

آغاز ابطال دعوی مدعی منجانب نندکشور مصنف منصف

(قولہ نمبر ۱) بھلا جو چھہ دن مین جگت کو بناوے عرش ارتھات اوپر کے آکاش مین سنگھاسن آرام

[۱] تحقیق
[۲] پیدا
[۳] عاجزی
[۴] دنیا
[۵] یعنی
[۶] آسمان
[۷] تخت
[۸] قادر مطلق
[۹] ہمہ جا حاضر و ناظر
[۱۰] بہرا
[۱۱] غیر از خدا
[۱۲] خدا کا
[۱۳] اگر
[۱۴] بنایا ہوا
[۱۵] بنایا ہوا

کرے وہ ایشور سرب شکتیمان اور پاک کبھی ہو سکتا ہے - +

(۲) **قول)** چھ دن میں جگت کو بنانے اور عرش پر یعنی اوپر کے آکاش میں سنگھاسن پر آرام کرنے سے بیشک خدا سرب شکتیمان اور پاک ہو سکتا ہے - +

پیارے مدعیان مالبعد یعنی آریہ صاحبان آپ کے پیشوا مدعی یعنی دیانند نے اس اعتراض میں یہہ دلیل کی ہے کہ جب خدا نے چھ روز میں یعنی اوسقدر مدت میں کہ جو اس زمین پر آفتاب کے طلوع سے غروب تک گذرتی ہے اور اوسکو چھ میں ضرب دیکے جو مدت برآمد ہوتی ہے آسمانوں اور زمین وغیرہ دنیا کو بنایا اور پھر ساتویں دن اوپر کے آکاش میں سنگھاسن پر آرام کیا اسوجہہ سے خدا سرب شکتیمان نہیں - اور پاک نہیں - +

سرب شکتیمان تو اس وجہہ سے اوسکو نہیں قرار دیا کہ وہ چھ روز میں بنا سکا فوراً نہ بنا سکا - +

پاک اسوجہہ سے نہ قرار دیا کہ وہ عرش پر سو گیا جگت سے علیحدہ ہو گیا - +

اب ہم اولاً سرب شکتیمان ثابت کرتے ہیں - سنئے صاحب اول تو سرب شکتیمان اوسکو کہتے ہیں کہ جس کے اندر سب طرح کی طاقتیں ہوں جلدی بنانے کی آہستہ بنانے کی ایک ساتھ بنانے کی یکے بعد دیگرے بنانیکی اگر ان میں سے ایک طاقت کسی میں نہو تو وہ سرب شکتیمان نہیں ہو سکتا ہے - کسی ایک صفت اور طاقت سے محروم لاچار اور خالی ہے - پس خدا میں یہہ سب صفتیں اور طاقتیں ہیں آہستگی سے اور یکے بعد دیگرے بنانیکی صفت اور طاقت تو اس سے ظاہر ہے کہ اوسنے چھ روز میں یعنی زمین کے اوپر طلوع آفتاب سے غروب تک جو ۱۲ گھنٹہ کی مدت ہوتی ہے اوسکے حاصل ضرب ۷۲ گھنٹے میں جگت کو بنایا جلدی نکری حالانکہ وہ ایک لمحہ میں کر سکتا تھا یا اس میں رات کے گھنٹے بھی شامل کرو تو ۱۴۴ گھنٹے زمینی میں بنایا - +

جلدی اوسکی اس سے ظاہر ہے کہ اس لاانتہائی جگت کو اوسنے صرف ۷۲ گھنٹے یا ۱۴۴ گھنٹے میں ہی بنا دیا جسکو کہ کوئی اور شخص کروڑہا کلپوں میں بھی نہیں بنا سکتا - اور بلا امداد غیرے اوسنے بنا دیا - بلا کسی چیز کے بنا دیا - اور سب کچھ بنا دیا - چاہے کسقدر مدت میں بنایا - مگر سب کچھ بنا دیا - بلا امداد غیرے بنا دیا - کیا اس حالت میں کہ اوسنے بلا امداد غیرے و بلا موجودگی شئے دیگرے سب کچھ بنا دیا اور آہستگی سے یکے بعد دیگرے بنایا وہ سرب شکتیمان نہ رہا بیشک وہ سرب شکتیمان ہے اگر وہ محتاج بالغیر یا شئے دیگر کا ہوتا یا کوئی شئے بنانے سے رک جاتی تب وہ سرب شکتیمان نہیں ہو سکتا تھا - حالت موجودہ میں بیشک سرب شکتیمان ہے یہہ دنیاوی بادشاہ

دیکھا جاتا ہے کہ دنیا مین جسقدر پیدائش اور نشو نما ہوتی ہے سب آہستہ آہستہ یکے بعد دیگرے ہی ہوتی ہے فوراً ایک ساتھ نہیں ہو جاتی ہے۔ مثلاً انسان کی پیدائش روز قیام حمل سے ۹ ماہ بعد اور پھر نشو نما انسان پندرہ برس کی عمر تک اور اوس میں دانائی اور طاقت اور گیان وغیرہ یہہ سب بتدریج برسوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ علیٰ ہذا تمام ذی روح متحرک اجسام کا یہی طریقہ قدرتی ہے۔ دوسرے غیر متحرک اجسام نباتات جمادات وغیرہ مثلاً درخت کہ روز تخم ریزی سے اور حصول آب سے کچھہ مدت بعد تخم پھوٹتا ہے۔ اول چھوٹی سی سوئی نکلتی ہے پھر بتدریج یکے بعد دیگرے شاخ پتے نکلتے ہیں۔ بعد بہت مدت کے پھل وغیرہ آتے ہیں پکتے اور قابل استعمال ہوتے ہیں۔ یہہ نہیں ہوتا ہے کہ فوراً بوقت تخم ریزی ہی بچہ پیدا ہوا اور جوان اور بوڑھا وغیرہ ہوا اور فوراً اوس مین سے بال بچے نکلے اور وہ فنا ہوا۔ نہ یہہ ہوتا ہے کہ فوراً تخم نباتات زمین پر گرا اور درخت پیدا ہوگیا اور بلند بار آور ہوگیا اور خشک ہوگیا غرض ہر ایک کام پیدائش و نشو نما و بار آوری اشیاء دنیا کا آہستہ آہستہ یکے بعد دیگرے ہی ہوتا ہوا نظر آتا ہے۔ پس یہہ کام خود بخود نہیں ہوتے ہیں انکا کرنیوالا مدعیان کا ایشور اور ہمارا ایشور اور اسلام کا خدا ہی ہے۔ +

مدعیان کا ایشور یوم قیام حمل کے ہی وقت فوراً بچہ نہیں بنا دیتا ہے پیدا نہیں کر دیتا ہے اور اوسکو فوراً ہی جوان اور بال بچے نکالنے والا نہیں بنا دیتا ہے اور فوراً ہی بوڑھا کر کے راہ عدم نہیں دکھاتا ہے اگر ایک طرف اونکا ایشور ایسا کرتا ہوتا اور اسلام کا خدا دوسرے طرف سستی کرتا ہوتا تب اسلام کا خدا سرب شکتیمان نہیں ہو سکتا تھا چونکہ یہہ کام مدعیان کا ایشور بھی بتدریج یکے بعد دیگرے کرتا ہے اور خدا بھی ویسے ہی کرتا ہے پھر جب اس حالت میں بھی مدعیان کا ایشور سرب شکتیمان ہے اور باوصف اسکے کہ وہ بھی بتدریج اور سستی سے کرتا ہے تو پھر اسلام کا خدا بتدریج اور سستی کرنے میں سرب شکتیمان کیسے نہیں رہ سکتا۔ بیشک ہے مقتضاء انصاف یہی ہے۔ +

اب رہی یہہ بات کہ دنیا کو ۶ روز مین بنایا۔ یہہ بات ظاہر ہے کہ بنانیوالا کوئی آزاد خود مختار شخص کسی کام کو بنا دے اور کسیکا محتاج صلاح اور امداد کا نہو اور پابند کسیکا نہو اور اوس مین طاقت کام کے جلدی کرنیکی ہو اور آہستہ کرنیکی بھی تو اوسکا اختیار ہے کہ خواہ فوراً ہی اوسکو کردے یا کچھہ مدت میں کرے اوسپر کچھہ الزام نہیں۔ ایسے ہی خدا کسیکا محتاج محکوم پابند مقید حساب دہ نہیں ہے۔ کوئی دوسرا اوسکا ثانی اوسکے مقابل نہیں ہے کہ جسکی ضد مین یا دکھلانیکو وہ پابند جلدی کرنیکا ہے یا اوس سے کوئی حساب ایام کا لے اوسکو اختیار تھا کہ خواہ فوراً

بنا دبنا یا آہستگی سے یکے بعد دیگرے بنا یا کیسیکا اوسپر اجارہ نہین ہے۔ مقدور حساب فہمی کا نہین ہے یا الزام نہین ہے کہ فلان نے جلدی بنا دیا اور اوسنے دیر مین۔ پس پرماتما خدا پر کوئی الزام نہین ہے کہ کیون اوسنے چھہ روز مین بنایا۔ اوسنے آزادی خود مختاری خود پسندی سے بلا اصلاح و امداد و بلا کسی شئے دیگر کے بنا دیا خواہ فوراً بناتا۔ یا چھہ روز مین بنایا اوسکا اپنا اختیار تھا۔ ہر شخص کے امر منصبی مین کسیکو جائے دخل نہین ہے۔ پس خدا کے کار منصبی و خود مختاری مین کسیکو مجاز دخل نہین ہے۔ اب ہم شاستری اور ویدک دلایل سے اس کلام قرآن کو ثابت کرتے ہین۔ +

نہایت افسوس کا مقام ہے کہ باوصف اسکے کہ مدعی نے ویدون کا بھاشیہ[۵۰] کیا اور شاستر پڑھنے کا بھی دعوی کیا۔ مگر پھر بھی نہ سوجھا کہ اس کلام مین کیا راز ہے۔ مدعی نے ویدون مین النکار[۵۲] ثابت کر دیا ہے۔ مگر اس کلام کے آلنکار کیطرف سے آنکھ بند ہو گئین۔ یجر وید ادھیائے ۱۷ اشلوک[۵۳] ۹۱ مین یگیہ کو بیل فرض کیا گیا ہے اور اوسمین سینگ وغیرہ فرض کئے گئے ہین۔ اور مدعی نے بھی اوسکو تسلیم کیا ہے۔ وہ یہہ ہے۔ +

चत्वारि शृङ्गा त्रयोऽअस्य पादा द्वे शीर्षे सप्त हस्तासोऽअस्य।
त्रिधा बद्धो वृषभो रोरवीति महो देवो मर्त्याँ आविवेश ॥

اسکا تلفظ بہ عربی حروف لکھا جاتا ہے۔ چَتوارِی شِرنگا تریو آسیہ پادا دُوِی شِیرشے سپت ہستا سُو آسیہ + تِرِدھا بدّھو برکھبھو رورویتی مہو دیوو مرتیانگ آبیویشہ +

اس منتر مین لفظ वृषभ برکھبھ بمعنی بیل کے آیا ہے۔ اور اُس مین چار سینگ تین پیر دو سر سات ہاتھ فرض کئے گئے ہین۔ اگر سیدھا ترجمہ لفظی اس منتر کا کیا جاوے تو یہہ معنی ہوتے ہین۔ کہ چار سینگ تین پانون دو سر سات ہاتھ والا جو ہے وہ تین جگہہ سے بندھا ہوا بیل دیوتا بڑا شور کرتا ہے اور آدمیون کو بلاتا ہے۔ مگر مدعی کہتا ہے کہ اس منتر مین روپک النکار ہے۔ ایسا کہکر اسکا یہہ ترجمہ کرتا ہے۔ ”ہے انسانو تم جس اسکے صبح دوپہر شام۔ یہہ تین حصول کے سادھن[۵۸] یا ماضی حال مستقبل۔ یہہ تین پانون اور چارون وید سینگ ہا (نام اپسرگ[۵۹] آکھیات اور نپات) چار سینگ دو وقت طلوع غروب سر یا دونت اور کام سر اور جس اسکے گایتری وغیرہ چھند سات ہاتھ ہین یا برنھما وغیرہ سات بھگتی سات ہاتھ ہین جو منتر براہمن اور کلپ ان تین طریقون سے بندھا ہوا یا جو ہردے دل کنٹھ اور سر ان تین مقامون مین بندھا ہوا بڑا حاصل کرنے لائق یا پاک یا ناپاک کا

سلہ ۵۰ ترجمہ لفظی
۵۱ فرض [illegible] مین
۵۲ [illegible]
۵۳ [illegible]
۵۴ [illegible]
۵۵ [illegible]
۵۶ [illegible]
۵۷ گایتری [illegible] سنسکرت شاعری
۵۸ [illegible] سنسکرت شاعری
۵۹ [illegible]

ظاہر کرنیوالا سکھون کو سب طرف سے برسانیوالا اگنیہ اور شبد ساگر صبح دوپہر شام کو باترتیب غور کرتا ہوا (رگ

یجر۔ سام۔ اتھرب وید) سے آواز کرتا ہوا انسانون کو اچھے طریق سے داخل کراتا ہے اوسکا انوشٹھان اور

ابھیاس کرکے سکھی اور عالم ہو۔ +

پس جبکہ ویدون مین یہہ ایک تشبیہہ آئی ہے برکھب کو جسکے معنی بیل کے ہین۔ یگنیہ اور شبد ساگر مدعی

نے ترجمہ کیا ہے۔ اور نیز یجروید ادھیائے ۳۱ میں دُنیا کی پیدائش مین النکار ہی بیان کیا گیا ہے تو مدعی نے یہان

بھی باعتبار وید کے نہ سمجھا کہ اس کلام قرآن شریف مین کوئی النکار ضرور ہے دن کا خیال دل مین کیون جما لیا۔ +

ہم کہتے ہیں کہ عالم آدمی کو علم کی طرف چلنا چاہئے نہ کہ جہل کیطرف۔ سُنئے صاحب ہم کہتے ہین اوثابت

کرتے ہین کہ یہہ کلام قرآن شریف کا کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو چھہ ایام مین پیدا کیا بالکل مطابق وید شاسترون

اور بدیہی برتاؤ زمانہ کے ہے اور راست ہے اس مین جو کوئی شبہہ کرے اوسکو تمیز و فہم نہین —

سنئے صاحب قرآن شریف مین اصل الفاظ جن پر حجت خدا کے غیر قادر مطلق ہونیکی مدعی نے نکالی ہے یہ ہین

اَللّٰہُ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِی سِتَّۃِ اَیَّامٍ ۝ زیادہ تر متنازعہ الفاظ یہہ ہین۔

خَلَقَ فِی سِتَّۃِ اَیَّامٍ = لفظ خَلَقَ کے معنی پیدا کرنا۔ لگانا قایم کرنا مس کرنا ٹھہرا دنیا لگا دینا

ہیں۔ لفظ فِی کے معنی بیچ درمیان اُوپر کے ہین۔ جیسے قُلْ سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ۔ یعنی کہہ کہ سیر کرو بیچ

زمین کے۔ ظاہر ہے کہ جسوقت سیر کیا جاویگا۔ زمین کے اوپر ہی کیا جاویگا مگر محاورہ عرب مین لفظ فِی آیا

اور محاورہ ہندی اردو میں بھی لفظ بیچ اوپر کے معنون میں اکثر آتا ہے یہی کہا جاتا ہے کہ سیر کرو بیچ زمین کے۔ +

اس عبارت قُرآن شریف سے کہ اللہ نے چھ دنوں میں دنیا کو پیدا کیا صرف یہی خیال کر لینا مناسب نہیں ہے،

کہ دنیا کو خدا تعالیٰ نے چھہ دن یعنی ۱۴۴ گھنٹے میں بنایا یعنی اسقدر مدت دنیا کے بنانے میں صرف ہوئی۔ بلکہ

اسکے اندر اور چند راز ہیں۔ اب میں نمبروار بیان کرتا ہوں۔ +

سُنئے صاحب قرآن شریف میں اصل لفظ اَیَّام ہے۔ یعنی زمانہ موسم خدا نے پیدا کیا آسمانون اور زمین کو

درمیان چھہ موسمون کے۔ دنیا میں چھہ موسم خلق کئے دنیا کو بیچ چھہ موسموں کے ٹھہرا دیا مس کر دیا قایم کر دیا

لگا دیا۔ چنانچہ ویدون مین اور شاسترون مین بھی ذکر ہے کہ دنیا پر چھہ زمانہ یعنی موسم گذرتے ہین چھہ موسم

کے بیچ میں دنیا قائم ہے پیدا کی گئی ہے۔ سُنئے یجروید ادھیائے ۹ منتر ۳۲۔ میں چھہ موسم مذکور ہین۔

وہ منتر یہہ ہے۔ +

لہ سکھون جن سکھی

ٹہ یعنی آرام راحت

سلہ اگ یعنی خوشبودار

چیزین جلانا

سلہ کلام مرکاسمندر

ھلہ چارون بیدون کا نام

ٹہ —

ٹہ سراسر عمل

ٹہ ریاضت

पूषा पंचाक्षरेण पंचदिशउद जयत्ता उज्जेष ॐ सविता षड्क्षरेण षड् ऋतू नुद जयत्ता नुज्जेषम ॥

پُوشا پنچاکشرِی نے پنچ دِش اُدجیتا اُوجیشنگ سوِتا کھڑ کشرے نی کھڑ رِتو ند جیتا تجیشم — +

اگرچہ یہ منتر اور بہی عبارت رکہتا ہے مگر ہمارے متعلق صرف یہانتک ہی کافی ہے - +

اس منتر مین چھ موسم ہی بیان کیٔے گئے - سات - آٹھ - یا ایک - دو - تین - چار - پانچ نہین بیان کیٔے گئے

لفظ (षड् ऋतून) آیا ہے - اب مین ظاہر کرتا ہون کہ وہ چھ موسم کون سے ہیں - وہ یہہ ہیں - +

(۱) बसन्त - بسنت - ایام بہار (۴) शरद - شرد - سردی خشکی

(۲) ग्रीष्म گریشم - ایام گرما (۵) हिम ھِم - نہایت سردی کان ایام سرما

(۳) बर्षा برشا - ایام برسگال (۶) शिशिर - ششر ایام خزان

محاورہ میں کہتے ہین کہ ایام خزان - ایام بہار - ایام گرما - ایام برسات - ایام سرما - ایام خشکی +

جیسے محاورہ مین کہتے ہین کہ گئے دن خزان کے اور آئی بہار - یا آج کل میری طبیعت علیل ہے اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیٔے کہ مین صرف دو روز ہی بیمار ہون یعنے آج اور کل - بلکہ یہہ ہی مقصود ہے کہ اس موسم میں ان دنون مین مین بیمار ہون - اب ہم علیحدہ علیحدہ ثبوت ان موسمون کا وید سے دیتے ہین تاکہ مدعیان کو جائے کلام نرہے - +

اول بسنت - یعنی موسم بہار - کا ثبوت یجر وید ادھیائے ۲۱ - منتر ۲۳ -

वसन्तेन ऽ ऋतुना देवा बसव स्त्रिवृता स्तुताः ॥ रथन्तरेण तेजसा हविरिन्द्रे वयो दधुः ॥

بسنتے نی ء رِتونا دیوا بسوسترِ برتا ستوتا + رتھنتری نے تیجسا ھوِی رِندری بیو ددھو + معنی کا ترجمہ

ہے انسانو جو زمین وغیرہ آٹھ بسو یا پہلے درجہ کے عالم اچھے اوصاف سے بہر پور استتی کو موصول ہوئے تینون زمانون مین موجود جس مین سکھ سے رہتے ہین اوس حاصل ہونے لائق بسنت موسم کے ساتھ برتمان ہو جہان رتھ سے ترتے ہین اوس تیز سروپ سے سورج کی روشنی مین دینے لائق عمر بڑھانیوالی چیز کو جمع کرین اون سے تم واقف ہو - +

سلہ یعنی ادا

سلہ نام ایک قسم [illegible]

سی ہے

سلہ یعنی [illegible]

سلہ تعریف

سلہ سکار پذیر دار شغول

سلہ شکل

دوم۔ گرِشیم یعنی موسم گرما کا ثبوت یجر وید ادھیائے ۲۱ منتر ۲۴ - +

ग्रीष्मेण ऋतुना देवो रुद्राः पंचदशे स्तुताः॥ बृहता यशसा बलं हविरिन्द्रे वयो दधुः॥

گِرِیشمینے رِتُونا دیوو رُدرا پنچ دشے ستُوتا + برھتا یشسا بلنگ ھوی رِندرے بیُو دَدھو - + مدعی کا ترجمہ

ہے انسانو جو تعریف کئے گئے۔ دَش پران گیارہوان جیو آتما یا اوسط درجہ کے دِب گن والے بِدوان پندرہوین بیوھار میں سب پرشون کے کھینچنے اور گرمی پیدا کرنے والے گِرِشیم رُت یعنی موسم گرما یا بڑے یَش سے جیو آتما مین قبول کرنے لائق بَل اور زندگی کو دھارن کرین اونکو تم لوگ جانو - +

سوم۔ برشا یعنی موسم برشگال کا ثبوت یجر وید ادھیائے ۲۱ منتر ۲۵ - +

वर्षाभी ऋतुना दित्या स्तोमे सप्तदशे स्तुताः॥ वैरूपेण विशौजसा हविरिन्द्रे वयो दधुः॥

برشا بھی رِتُونا دِتیا ستومے سپت دشے ستُوتا + بیرُوپے نے بِشَوجسا ھوی رِندرے بیُو دَدھو + مدعی کا ترجمہ

ہے انسانو جس مین بادل بارش کرتے ہین اوس برشا حاصل ہونے لائق موسم طرح طرح کے پھولون کے ہونے سے جو طاقت اوس اور پرجا کے ساتھ رہنے والے بارہ مہینے یا اُتّم کلپ کے بِدوان سترہوین اِستُتی کے بیوھار میں تعریف کئے ہوئے جیو آتما مین دینے لائق کال کے گیان دھارن کرتے ہیں اونکو تم لوگ بھی جانو - +

چہارم۔ شَرَد رِتو یعنی ایام خنکی کا ثبوت یجر وید ادھیائے ۲۱ منتر ۲۶ - +

शरदेन ऽऋतुना देवा एक विंश ऋभव स्तुताः॥ वैराजेन श्रिया श्रियं हविरिन्द्रे वयो दधुः॥

شَردے نَ رِتُنا دیوا ایک بِنش رِبھو ستُتا + بیراجے نے شِریا شِریَنگ ھوی رِندرے بیُو دُدھو - + مدعی کا ترجمہ

اَے انسانو جو اکیسوین بیوھار میں اِستُتی کئے ہوئے عقلمند اچھے اوصاف والے شرد موسم یا راتب ...

۱ه اسم الٰہی کا نام ہے جو کہ انسان کی زندگی کا ہے
۲ه روح
۳ه عقیدہ
۴ه وصف
۵ه بعض عالم
۶ه کرنیسے عمل طریق
۷ه جمع ہونیکا یعنی ...
۸ه شہرت
۹ه طاقت
۱۰ه قائم اللہ بارش
۱۱ه اپنیمال
۱۲ه مخلوقات رعایا
۱۳ه زمانہ تبلیغ ...
۱۴ه زمانہ وقت
۱۵ه علم
۱۶ه ...
۱۷ه نام موزون
سنسکرت شاعری کا ...

مین ظاہر معنون کے ساتھ شوبھا[1] اور لکشمی[2] کے ساتھ برتاؤ کرنیوالے لوگ جیوآتما مین لکشمی اور دینے لینے لائق مطلوب سُکھ کو حاصل کرین اونکو تم لوگ بھی سیوا[3] کرو - +

پنجم ہیمنت رِتو[4] یعنی نہایت سردی موسم شِشِرا ایام سرما کا ثبوت یجروید ادھیاے ۲۱ منتر ۲۷ -

हेमन्तेनऽ ऋतुना देवा स्त्रिणावे मरुतः स्तुतः॥ ब
लेन शाक्करीः सहो हवि रिन्द्रे बयो दधुः॥

ہیمنتی نے رِتونا دیوا سترِینوِی مرُتہ شتوتہ + بلی نے شکری
سہو ہوی رِندرِی بیو ددھو + مدعی کا ترجمہ ہے -

اے انسانو جو ستائیسوین بیوہار بین جس مین جیوؤن کے اجسام بڑھتے جاتے ہین اوس حاصل ہونے لائق ہیمنت رِتو کے ساتھ برتتے ہوئے تعریف کے لائق اچھے گن والے آدمی بادلون سے طاقت کے لئیگو وقت کے بل اور دینے لینے لائق مطلوب سُکھ کو جیوآتما میں دھارن کرین اونکا تم سیون کرو +

ششم - شِشِر رِتو یعنی موسم خزان کا ثبوت یجروید ادھیاے ۲۱ - منتر ۲۸ +

शैशिरेणऽ ऋतुना देवास्त्र यस्त्रिंशेऽमृता स्तुताः॥
सत्येन रेवतीः क्षत्रं हवि रिन्द्रे वयो दधुः॥

شیشِرینے رِتونا دیواستر یسترِنشی مِرتا ستوتا + ستیئے نی
ریوتی کشتر نگ ہوی رِندرے بیو ددھو + مدعی کا ترجمہ

اے انسانو جو قابل تعریف آمر[6] قابل حصول شِشِر رت سے دیوتا لوگ ست[7] کے ساتھ ۳۳ لکیبو وغیرہ کے مجموعہ مین عالم لوگ دھن بلی دشمنون کی فوج کو دجانیوالی پرجا اور جیو مین لینے دینے لائق دھن یا راج اور من چاہا سکھ حاصل کرین اون سے زمین وغیرہ کا علم حاصل کرو - +

اِن وید منترون سے ثابت ہے کہ دنیا مین چھہ موسم ہین - اب صرف یہہ ایک شبہہ باقی رہتا ہے کہ شاید اور کوئی منتر وید مین ہو جس مین سات موسم لکھے ہوں - وہ بھی رفع کیا جاتا ہے - +

مدعی نے یجروید ادھیاے ۱۵ منتر ۱۵ مین بسنت کے متعلق ۲ مہینے یعنی ماہ چیت - بیساکھ لکھے ہیں - اور منتر ۱۶ میں دو ماہ جیٹھ - اساڑہ موسم گرما کے متعلق لکھے ہین - منتر ۱۷ مین دو ماہ ساون - بھادون موسم برسات کے متعلق لکھے ہین - منتر ۱۸ مین دو ماہ اسوج - کاتک شرد رت کے متعلق لکھے ہین منتر ۱۹ مین

[1] رونق - زیب - زینت
[2] دولت
[3] خدمت
[4] نام موسم شدت سردی کا
[5] مادہ گاؤ
[6] غیر فانی
[7] اپنی طاقت

دوماه اگھن - پوس ہیمنت رِتو کے متعلق ہین اور منتر ۵ مین دو ماہ ماگھ - پھاگن متعلق ششِر رِتو کے لکھے ہین - یہہ ثبوت ایک مدعی بالعد لالہ نوندہ پرشاد گپت کے اردو ترجمہ یجروید مین موجود ہے اوس سے لیا گیا ہے - اور یہہ ترجمہ آریون کو مسلمہ ہے -

پس سال مین بارہ مہینے ہوتے ہین جن مین سے دو دو ماہ ایک ایک موسم مین گذرتے ہین - پس موسم چھہ ہی ہین - کم بیش ہرگز نہین - اگرچہ لالہ نوندہ رائے مذکور نے غلطی کھائی ہے - اگھن پوس کو ششِر رِت کے متعلق لکھدیا ہے - کیونکہ یہہ مہینے متعلق ہیمنت رِتو کے ہین - مگر چونکہ یہہ امر متنازعہ نہین ہے اسپر ہم بحث نہین کرتے ہین - تعداد موسم کی بحث کی ضرورت تہی سو ثابت کر دکہائی - پس جان لینا چاہئے کہ خدا نے آسمانون اور زمین کو بیچ چھہ ایام یعنی چھہ موسمون کے مس کیا خلق کیا قایم ٹھہرا دیا - پیدا کیا - پس اوسکی قدرت کاملہ کا پورا ثبوت ہے -

اب اور طریق سے ثابت کیا جاتا ہے -

(۱) آفتاب کا اُوتراین - دکشناین ہوتا ہے - ۶ ماہ مین اُوتراین رہتا ہے - چھہ ماہ تک دکشناین رہتا ہے ہر دو کا سال علیحدہ علیحدہ جوتش مین شمار ہے پس جوتش مین ہر ایک سال اُوتراین - دکشناین کے چھہ چھہ ماہ ہین - اللہ نے دنیا کو چھہ ایام یعنی اُوتراین - دکشناین کے چھہ چھہ ماہ کے درمیان مین پیدا کیا قایم کیا -

(۲) دِشا दिशा یعنی اطراف چھہ ہین - پورب - پچھم - دکھن - اوتر - نیچے - اوپر چنانچہ ویدون مین اسکا ثبوت ہے - خود مدعی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش مین چھہ اطراف وید منترون سے ثابت کی ہین - وہ منتر یہ ہین

(१) प्राची दिगग्नि रधि पति० — پورب دِشا کا مالک اگنی پرماتما ہے

(२) दक्षिणा दिगिन्द्रोऽधिपति० — دکھن دِشا کا مالک اِندر پرماتما ہے

(३) प्रतीची दिग वरुणोऽधिपति० — پچھم دِشا کا مالک ورن نام ایشور ہے

(४) उदीची दिक् सोमोऽधिपति० — اُوتر دِشا کا مالک سوم نام پرماتما ہے

(५) ध्रुवा दिग्विष्णु रधि पति० — نیچے کی دِشا کا مالک بِشنو نام پرماتما ہے -

(६) ऊर्ध्वा दिग् बृहस्पति रधिपति० — اوپر کی دِشا کا مالک برہسپتی نام ایشور ہے

یہہ منتر اتھرب وید کانڈ ۳ - انوباک ۶ - برگ ۲۷ کے ۱ و ۲ و ۳ و ۴ - ۵ - ۶ ہین -

اگر کوئی یہہ حجت کرے کہ ایشان وغیرہ بھی اطراف ہین - یہہ بھی اوسکی ضد ہے کیونکہ ایشان وغیرہ یہہ

چارون آپ دِشا نائب الطراف ہین۔ اصل اطراف چھہ ہی ہین اگر یہہ چارون اصل اطراف ہوتین تو ہمراہ اِن ویدمنترون کے انکی بھی شمار اطراف مین ہوتی۔ اور مدعی نے بھی انکو نائب اطراف مانا ہے۔ +

پس اطراف چھہ ہی ہین۔ پس ماننا چاہیئے کہ خدانے دنیا کو بیچ درمیان چھہ اطراف کے قایم کیا اور چھہ اطراف کے منقسم کیا حساب دُنیا کا چھہ اطراف پر ہے۔ +

اگر کوئی یہہ حجت کرے کہ لفظ ایام کے معنی اطراف کیون کئے۔ پس ہم بھی کہہ سکتے ہین کہ یجر وید ادھیائے ۱۷ منتر ۹۱ مین آئے۔ الفاظ بِرکھسب اور سینگ مین خود مدعی نے بیگیہ اور چارون ویدون کو کیون فرض کیا ہے۔ +

نیز یہہ بھی خیال کرنا چاہیئے کہ ایام یعنی موسم اور دنون کا تبدل و تغیر بھی پابند اطراف کا ہی ہے۔ چونکہ تبدل موسم منحصر اوپر گردش سورج کے ہے۔ جب قطب جنوبی کی سمت کو آفتاب نزول شروع کرتا ہے تب سَرَد هیمنت شِشِر یہہ تین موسم گذرتے ہین۔ جب سورج اُتر کی قطب کی سمت کو عروج کرتا ہے تب بہار گرمی۔ برسات یہہ تین موسم گذرتے ہین۔ اور طلوع غروب آفتاب اون موسمون مین موافق موسم کی سمت کے ہی ہوتا ہے۔ پس لفظ ایام کہکر اشارہ طرف اطراف کے ہی ہے۔ +

(۳) (بیشیشک درشن) سے ثابت ہے کہ دُنیا مین چھہ اسباب یعنی پدارتھ ہین वैषेशिक दर्शन

१ द्रव्य २ गुण ३ कर्म ४ सामान्य ५ विषेश ६ समवाय० वै० प्र० २ स्प्र० १ सूत्र ४ ॥

(دِربیہ ١ه، گن ٢ه، کرم ٣ه، سامانیہ ٤ه، بتیش ٥ه، سمواء ٦ه)

یہہ چھہ رکن اعظم دُنیا کے ہین اِن مین تمام دنیا شمول ہے۔

پس خیال کرنا چاہیئے کہ خدانے دنیا کو چھہ ایام یعنی اسباب کے بیچ مین پیدا کیا۔ قائم کیا۔ دُنیا مین چھہ اسباب ہین۔ اگر کوئی حجت کرے کہ آپ ایام کو پدارتھ اسباب کیون فرض کرتے ہو تو ہم کہتے ہین کہ کناد منی سے دریافت کرو کہ اونہون نے پدارتھ مین گُن۔ کرم کو کیون شمار کر لیا۔ کیونکہ پدارتھ مجسم کو کہتے ہین۔ گُن اور کرم مجسم نہین ہوسکتے۔ پس یہہ فرض علیت کا ہے ایسے ہی ہم نے بھی علیت سے پدارتھ مین ایام کو فرض کیا۔ اور چونکہ دِربیہ پدارتھ کی ۹ قسمون مین کال جسکا نام زمانہ ہے وہ بھی شمار ہے۔ پس اس اعتبار سے لفظ ایام مین بھی پدارتھ ہم نے فرض کیا۔ +

११ पृथिव्याप १२ स्तेजो १३ वायुराकाश १४ १५ कालो १६ दिगात्मा १७ १८ मन १९ इति

(پرتھوی، آپ، تیج، بایو، آکاش، کال، دِگ، آتما، من)

पس ان مین چھٹی قسم کال ہے جسے زمانہ کہتی ہیں **द्रव्याणि ० बैषेशिक ०**

خاک۔ آب۔ آتش۔ باد۔ آسمان۔ زمانہ۔ سمت۔ روح۔ دل۔ یہہ نو ظرف ہین۔

(۴) دنیا مین چھہ شاستر ہین:-

(۱) میمانسا۔ تدبیر فعل کو تبلاتا ہے۔ کرم چیشٹا۔ **(१) मीमांसा =**

(۲) بیشیشک۔ وقت کو تبلاتا ہے۔ **(२) वैषेशिक =**

(۳) نیاء ـــ اصل کو تبلاتا ہے۔ **(३) न्याय =**

(۴) سانکھیہ۔ عناصر کے میل کو تبلاتا ہے۔ **(४) सांख्य =**

(۵) ویدانت۔ فاعل کو تبلاتا ہے۔ **(५) वेदान्त =**

(۶) یوگ ـــ کوشش گیان بچار کو تبلاتا ہے۔ + **(६) योग =**

پس عالم کو خیال کرنا لازم ہے کہ خدا نے آسمانوں اور زمین کو یعنی کل دنیا کو چھ اسباب سے پیدا کیا دنیا کی پیدائش میں چھہ اسباب ہیں۔ اور نیز اس مین بھی چھ اسباب قایم کئے۔ ہر ایک شئے مین چھہ گن قایم کئے چھہ طریق اور اسباب کے بیچ میں دنیا کو ٹھہرایا قائم کیا خلق کیا لگا دیا۔ +

(۵)

सत्वरजस्तमसां साम्यावस्था प्रकृतिः प्रकृते र्महान् महतो ऽहंकारो ऽहंकारात पंच तन्मात्राण्युभय मिंद्रियम पंचतन्मात्रेभ्य स्थूल भूतानि पुरुष॥ सांख्य दर्शन॥

ستو رجستمسانگ ساميا وستھا پرکرتی پرکرتیر مہان مہتو اہنکارو اہنکارات پنچ تن ماترانیو بھے مندریم پنچ تن ماتری بھیہ استھول بھوتانی پرش۔

(۱) ست رج تم ان کا ملاپ جسکا نام پرکرتی ہے +

(۲) مہتو بدھی

(۳) اہنکار

(۴) پنچ تن ماترا۔ لطیف عناصر دس اندریان گیارہوان من۔ +

ا؎ نام زبان سنسکرت

۲؎ فلاسفی۔ نام زبان سنسکرت فلاسفی

۳؎ نام زبان سنسکرت منطق

۴؎ نام زبان سنسکرت فلاسفی

۵؎ نام زبان سنسکرت

۶؎ نام زبان سنسکرت

فلاسفی۔ ۷؎ نام زبان سنسکرت

تصوف

۱؎ مادہ علت

۲؎ عقل

۳؎ ضروری

(۵) اِسنھول بھوت-کثیف عناصر

(۶) پُرش -اجسام-جیوآتما

یہہ چھ اسباب پیدائش دنیا کے ہین-پس عاقل کو خیال کرنا چاہئے کہ خدانے دنیا مین چھ اسباب کئے دنیا چھ اسباب کے بیچ قایم کی خلق کی- +

ادویات نمانتیات-
جمادات
پنچ عنصر والی

(۶)

तस्मा द्वा एतस्मा दात्मन आकाशः सम्भूतः आकाशा द्वायुः वायोरग्निः अग्ने राप: अद्भ्य पृथिवी पृथिव्या ओषधय: ओ षधिभ्यो ऽन्नम अन्नाद्रेतः रेतसः पुरुषः ॥

یہہ مدعی نے صفحہ ۲۱۹ ستیارتھ پرکاش پر لکہا ہے -

تسماد با ایتسمادا تمنہ آکاشہ سمبھوتہ آکاشا دبا یو+ بایو دگنی اگنی رایہ ادبھیہ پرتھوی پرتھویا اوشدھیہ اوشدھی بھیوا ننم انادریتہ ریتسہ پرشہ

اوس پرماتما نے اوّل (۱) آکاش بنایا-

دوم (۲) اُس سے ہوا بنائی-

سوم (۳) اُس سے اگنی بنائی-

چھارم (۴) اُس سے جل بنایا-

پنجم (۵) اوس سے زمین بنائی.

ششم (۶) اُس سے اوشدھی بناکر یہہ تمام مخلوقات کی اجسام کی اصل قریبی کی ہے +

یہہ چھ اسباب دنیا کی پیدائش ہین ہوے پس دانا کا کام ہے کہ اسطرح خیال کرے کہ خدانے دنیا کو چھ اسباب کے بیچ مین قایم کیا-اور یکے بعد دیگرے کیا- +

یہہ بھی مسلمہ ہے کہ دنیا پنچ بھوتک ہے اس مین پرتھوی-خاک-آپ آب-تیج آتش-بایو باد آکاش-آسمان-یہہ پانچ عناصر جزو اعظم ہین اور چھٹا جیو ہے-یہہ بھی مسلمہ ہے-پس دنیا چھ اسباب سے بنی اور خدانے بنائی-ایسا جاننا لازم ہے - +

पातंजल योग दर्शन (۷) پاتنجل یوگ درشن-تیسرا بھوتی پاد سوتر ۲۴-

बुवन ज्ञानम् सूर्य्ये संयमात॥ بُھوَن گِیانَم سُوریِّ سَنیَمات

سورج مین سنیم کرنے سے جگت کا ٹھیک گیان حاصل ہو جاتا ہے - جگت کا حساب سورج پر ہے - اسکے اوپر مفصل تشریح لوکون یعنی مقامات فلکی کی شری ویدبیاس رشی جی مہاراج نے کی ہے سنسکرت بہاش کیا ہے وہ یہہ ہے - +

ततः प्रस्तारः सप्त लोकास्तत्रा वीचः प्रभृति मेरू पृष्ठया वदित्येवं भूर्लोको मेरू पृष्टादारभ्या ध्रुवात् ग्रह नक्षत्र तारा विचित्रो भुवः लोकः ततः परः स्वः लोकः पंचविधो माहेन्द्र स्तृतीय लोकः चतुर्थः प्रजा पत्यो महः लोकः त्रिविधो ब्राह्मः तद्यथा जनलोकः तपोलोकः सत्य लोकः॥

اسکا ترجمہ بابو جھابیر پرشاد ساکن کلکتہ نے ایک آریہ پنڈت مردھر دت سے کرایا ہے اور ... داناپور میں چھپا ہے غرض یہہ سب آریون کا ہی مسلمہ ترجمہ ہے - وہ بھی لکھتے ہیں - +

بھوَن کا بستاد اسطرح پر ہے - سات لوک ہیں دھرو سے میرو کی پشت تک اور اوس ... بھولوک کہاتا ہے - گرہ نکشتر ستیارون کا جو مجموعہ ہے وہ انترکش لوک ہے اسکو بھوَد لوک کہتے ہیں + اور پھر اس سے اوپر بالعد مین پانچ قسم کا سوَہ : स्व لوک ہے اور یہی مہیندر لوک تیسرا لوک ہے - + اسکے بعد چوتھا لوک پرجاپتی کا ہے اوسکو : मह مہی لوک کہتے ہیں تین قسم کا ہے + اسکے بعد پانچوان : जन جنہ لوک + چھٹا : तप تپہ لوک - ساتوان सत्य ستیہ لوک ہے - یہی وہ لوک ہے جسکو مقام العرش کہتے ہیں - اس اعتبار سے بھی بھو - بھوَہ - سُوَہ - مہی جنہ - تپہ چھہ ایام یعنی ۶ لوک - ۶ مقام کے بیچ مین زمین اور آسمانون کو خدا پرماتما نے پیدا کیا اور اوس سے الگ ستیہ لوک مین مقام العرش میں بھی استوی قایم براجمان منو رناش رہت سروپ میں مکت سروپ مین ہے - اسطرح سے خیال کرنا اور نصیحت حاصل کرنا چاہیے - +

اِنَّ رَبَّکُمُ اللہُ الَّذِی خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الاَرضَ فِی سِتَّۃِ (بھو - بھوہ - سوہ - مہی - جنہ - تپہ)

اَیَّامٍ لوکون ثُمَّ اسْتَویٰ عَلَی العَرشِ तिष्ठत सत्याद्दशाङ्गुलम تِشٹھت ستیہ لوکی دشانگولم	پس خدا پرماتما تمام سوکشم اور استھول دنیا کا چکر

پیدائش اور فنا کا چھہ لوکون مین یعنی اپنے ایک پاد[۵] مین رکھتا ہے اسلیئے وہ سرب شکتیمان ہے - اگر آپ حجت کریں کہ لفظ ایّام کو لوک سے کیون مرادف کیا - اسکا وہی جواب ہے کہ لفظ یرکھب کو یگیہ اور شبد ساگر جب وید مین فرض کیا گیا تو ایّام کو لوک فرض کرنے میں کیا حجت - دوسرے یہہ ثابت کیا ہے کہ دنیا یکے بعد دیگرے پیدا ہوئی شمار اوقات کا ہونا کسی حد فاصل سے ہوتا ہے وقت ایک ہے اس مین تعدد بوجہہ زمین اور آسمانون اور لوکون کے ہے - پس ایک فلک لوک کے بنانے مین جسقدر وقت صرف ہوا وہ ایک وقت کہلایا پھر دوسرا تیسرا چوتھا - پانچوان - چھٹا کہلایا - اسوجہہ سے لفظ ایّام کا اشارہ طرف لوکوں کے ہے پس خدا کی قدرت کاملہ کا اظہار اس آیت سے ہے - +

(۸) دنیا مین پیدائش فصلین چھہ ماہ مین ہوتا ہے - پس خدا نے دنیا کے اسباب پرورش کو چھہ ماہ کے بیچ مین قائم کیا - پیدائش فصلین مین آسمانون یعنی چاند سورج و سیّارون و زمین وغیرہ سے مدد ملتی ہے - +

(۹) دنیا مین ۱۲ مہینے مین ان مین چھہ ماہ کے ایّام مین کرشن[۵] پکش چھہ ماہ کے ایّام مین شکل[۳] پکش ہوتا ہے پس خدا نے دنیا کو چھہ ماہ کے حساب پر قائم کیا - ان چھہ ماہ کے ایّام کے بیچ میں پیدا کیا انکے درمیان ٹھہرا دیا - +

(۱۰) ہر ایک چیز کا درمیان فرض کیا جاتا ہے یعنی مرکز - نصف ایک طرف نصف دوسری طرف - پس سال کا مرکز ۶ و ۶ ماہ کا ہے اور حساب کتاب دنیاوی اسیطرح پر اکثر ہوتا ہے - پس خدا نے حساب بیوہار دنیا کو ۶ ماہ کے ایّام کے بیچ مین رکھا - یہہ قدرتی خاصہ انسانون کے بیوہار مین بھی رہتا ہے - غرض ہر طرح کے برتاؤ زمانہ سے یہہ آیت راست ہے - +

اس سے اظہار اوسکی قدرت کاملہ کا ہوتا ہے - مدعی کو لازم تھا کہ طفلانہ حجت نکرتا - اگر وہ علمی مذاق دماغ مین رکھتا ہوتا تو علم کیطرف خیال متوجہہ کرتا پس دماغ مدعی کا خالی از علم تھا - +

ایک حکیم بطلیموس فلاسفر یونان کا تھا پیشتر زمانہ مین یورپ روم وغیرہ ملکون مین اوسکی تحقیقات و تعلیم مروج تھی - وہ قائل تھا کہ سورج چلتا ہے زمین قائم ہے یہہ تعلیم اوسوقت عالمگیر تھی اب بھی چین اور ہندوستان مین ہے غالباً یہہ شخص چین و ہندوستان کا شاگرد تھا - اب ہم اوسکی تعلیم یورپ اور ایجاد و تحقیقات ہندوستان کے فلاسفرون اور رگ وید و یجر وید ادھیائے ۱۳ کے منترون سے آلنگار زمین ثابت کرتے ہین اور اس مین وہ سوتر[۴] یوگ درشن[۵] کا بھی معہ تشریح بیاس جی[۶] کے ملحوظ رہیگا - +

اوّل یداٹ[۷] پرشن[۵] سے ثابت کیا جاتا ہے - اور اس مین خدا کو بیاپک بھی ثابت کیا جاتا ہے ایک

سُورج کے متعلق جسقدر اور ستیارے ہیں معہ اونکے جہان تک اونکی حد ہے اوسکو ایک برہمانڈ کہتے ہین۔ اس ایک برہمانڈ کو یجروید ادھیائے ۳۱ مین براٹ کو پُرش بشکل انسانی فرض کیا ہے۔ تلازمہ باندھا ہے۔ وہ منتر یہہ ہین۔ +

ततो विराड जायत विराजो अधि पूरुषः स जातो अत्य रि-
च्यत पश्चा द्भूमि मथो पुरः ॥ یجروید ادھیائے ۳۱ منتر پانچوان۔

تتو بِراڈ جایتہ بِراجو اَدھی پُورُشہ سے جاتو اَتّیہ رِچیتی
پشچا د بھومی منتھو پُرہ +

مدعی کا ترجمہ:۔ اے انسانو سناتن پُورن پرماتما سے انواع اقسام کے پدارتھوں سے پرکاشمان براٹ برھمانڈ رُوپ سنسار پیدا ہوتا ہے۔ براٹ سنسار کے اوپر ادھک پُورن پرماتما ہوتا ہے۔ اسکے بعد وہ پُرش پہلے سے ظاہر ہوا جگت سے اتِرکت پرتھک ہوتا ہے لعد مین زمین کو پیدا کرتا ہے اوسکو جانو اس منتر سے ثابت ہے کہ براٹ پُرش رُوپ برھمانڈ پرمیشور سے پیدا ہوتا ہے اور وہ پُورن پرماتما اوسکو پیدا کرنیکے بعد جگت سے علیحدہ ہوتا ہے + پس جبکہ مدعیان اُمدعی کا ایشور جگت کو بنا کر بعد مین اوس سے علیحدہ ہو جاکر بھی بیاپک رہتا ہے تو خدا دُنیا کو پیدا کرکے عرش پر قایم ہونے سے بیاپک کیون نہیں رہتا۔ بیشک رہتا ہے اس مین راز پوشیدہ ہے۔ وہ اگلے اثبات مین ظاہر کرینگے۔ پس خدا بیاپک ہے۔ جس وجہہ سے مدعی خدا کو بیاپک نہیں قرار دیتا وہی وجہہ بس وید منتر سے پُورن پرماتما پر عائد ہوتی ہے۔ یعنی جگت سے علیحدہ خدا کو مدعی خیال کرتا ہے۔ پس منتر مین صاف ہے کہ پرماتما جگت سے علیحدہ ہوتا ہے اتِرکت پرتھک علیحدہ ایک معنی رکھتے ہین۔ +

चन्द्रमा मनसो जातश्चक्षोः सूर्य्यो अजायत । श्रोत्राद्वायु
श्च प्राणश्च मुखा दग्नि रजा यत ॥ १२ ॥ یجروید ادھیائے ۳۱ منتر ۱۲

چندرما منسُو جاتشچکشو سُوریُو اجایتے + شروترا د بایُشچہ
پرانشچہ مُکھا دگنی رجایتے۔ +

مدعی کا ترجمہ:۔ ہے انسانو اس پُورن برہم کے مَن۔ گیان۔ سروپ طاقت سے چندر لوک (فلک القمر) پیدا ہوا (چکشو آنکھہ) جیوتی سروپ طاقت سے سورج منڈل (فلک الشمس) پیدا ہوا۔ قوت سمع نام

اوکاش[۱] روپ طاقت سے ہوا اور آکاش کے بردیش اور زندگی کے اسباب دس پران اور دکھہ) خاص نورانی بھکشن سروپ[۳] طاقت سے اگنی پیدا ہوا ایسا تمکو جاننا چاہئے - +

नाभ्या आसी दन्तरिक्ष शीर्ष्णो द्यौः सम वर्तत ॥ पद्भ्यां
भूमिर्दिशः श्रोत्रात्तथा लोकां अकल्पयन ॥१३॥ منتر ۱۳

نابھیا آسید نترکشنگ شیرشنو دیو سمبرتتے + پدبھیام بھومی دِشہ شروترات تتھا لوکانگ اکلپین - +

منتر کا ترجمہ :- ہے انسانو جیسے اس پُرش پرمیشور کے اوکاش[۴] روپ[۵] نابھیم[۶] طاقت سے لوگون کے بیچ کا آکاش پیدا ہوا سرکی برابر اُوتم طاقت سے پرکاش[۷] یکت[۸] لوک[۹] پرتھوی کے کان[۱۰] روپ طاقت سے زمین موجود ہوئی اور آوکاش روپ طاقت سے پورب وغیرہ اطراف کی کلپنا[۱۱] کرتے ہین ویسے ہی ایشور کے سامرتھہ[۱۲] سے اور لوگون[۱۳] کی پیدائش جانو - +

ان منترون سے ظاہر ہے کہ برات[۱۴] پرش[۱۵] روپ[۱۶] برھمانڈ[۱۷] اوس پورن[۱۸] پرماتما[۱۹] سے پیدا ہوتا ہے جس مین سورج زمین چندرما[۲۰] ن - ستارے - ہوا - آگ - آکاش - آسمان بہشت وغیرہ پیدا ہوتے ہین - +

اب مین واسطے سمجھانے مدعیان مابعد کے ایک نقشہ برات پرش[۲۱] کا لکھتا ہون - جو بشکل انسان دکھلایا جاتا ہے - جس مین ہاتھ پیر - آنکھ - کان - ناک - منہہ - ناف - چھاتی - من وغیرہ دکھلائے جاتے ہین - +

جیسے عورت کے شکم مین بچہ دان ہوتا ہے اوسمین گول تھیلی ہوتی ہے اوسکے اندر بچہ معہ سر و پاؤن کے لپٹا رہتا ہے اور ناف مین دو جڑی رہتی ہے اور اُس بچہ کی نشو و نما پرورش بذریعہ ناف کی نال کے ہوتی ہے ایسے ہی برات پرش گول دائرہ تھیلی کے اندر لپٹا ہے - اور آکاش - آسمان کی نال اُسکی ناف مین جڑی ہے اسکی پیدائش ظہور اور پرورش نشو و نما اوسی اکاش کی نال سے ہوتی ہے - اور یہہ اوس عظیم تھیلی کے اندر لپٹا ہوا اپنی مان خدا برہم کے شکم مین ہے - ایسے ایسے لاشمار انڈے یعنے دائرے اوس مان یعنی خدا برہم کے شکم مین پڑے ہین - +

---

۱ بیچ
۲ مقامات
۳ [illegible]
۴ بیچ
۵ شان
۶ اوسط
۷ روشنی
۸ والے
۹ تمام
۱۰ سبب
۱۱ پیدائش [illegible] اندازہ مخصوص
۱۲ طاقت
۱۳ مقامات
۱۴ [illegible] عالم
۱۵ انسان
۱۶ [illegible]
۱۷ [illegible]
۱۸ [illegible]
۱۹ [illegible]
۲۰ قمر
۲۱ [illegible] عالم

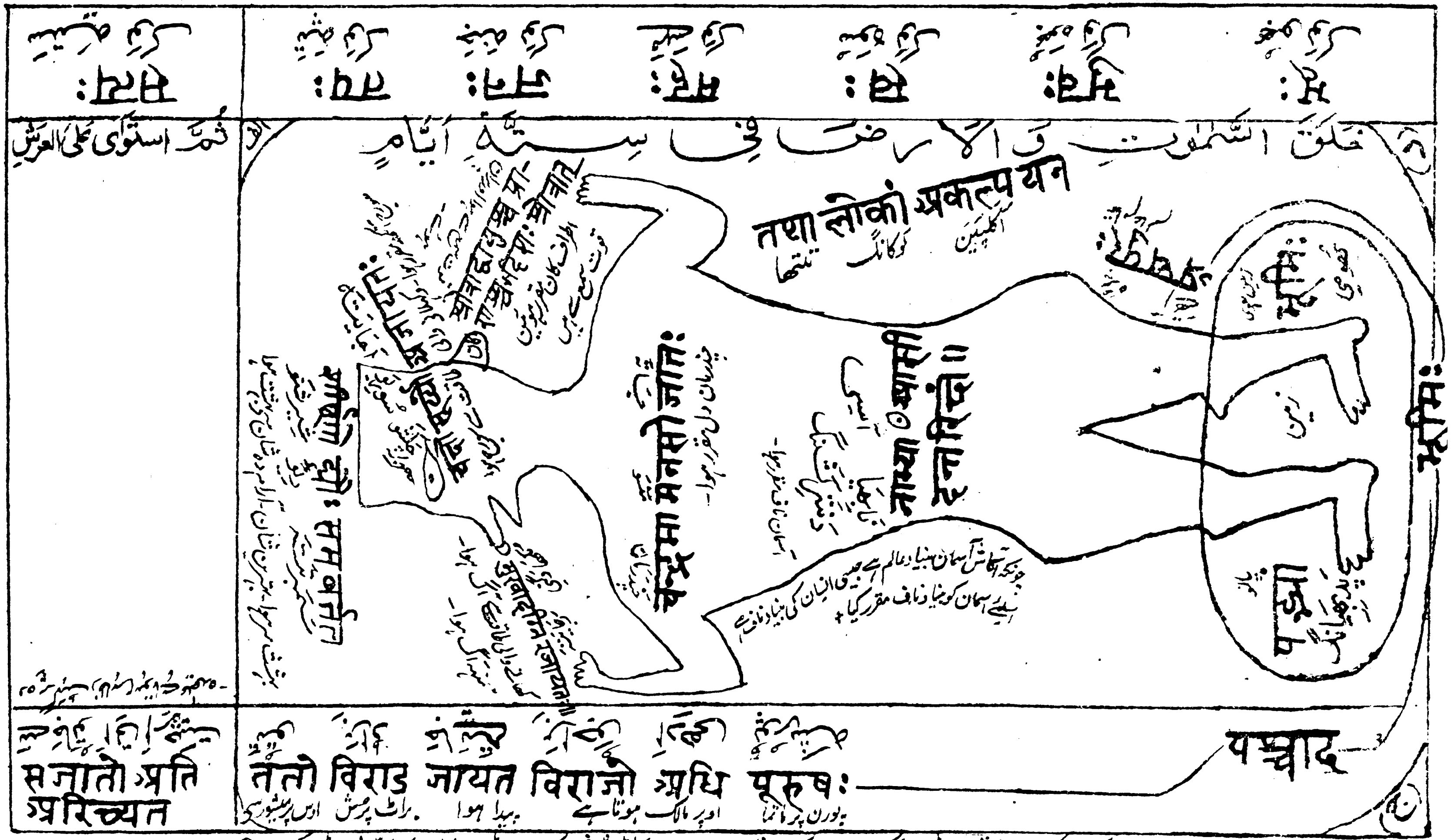

(الف) - (ب) (ج) - (د) بیضاوی دائرہ کے خطوط کو عظیم دائرہ تصیلی انڈا خیال کرو اور جو اسکے اندر شکل انسانی ہے وہ براٹ پرش ایک برہمانڈ یعنی خدا برہم کا بچہ اندر انڈے کے ہے - اسکو غور کرو اور اوس خدا کی قدرت کا تربردھیان کرو ۱۲+

بُراٹ پُرش سے باعتبار ویدمنتروں کے ثابت ہے کہ سورج آنکھ ہے اور زمین پانو ہے۔ مدعی نے اکثر لفظ **द्यु:** (دِیُو) کے معنی ویدوں مین سورج کئے ہیں۔ عربی مین سَمَا بمعنی بلند اور عظیم آتا ہے۔ اس کے معنی سنسکرت مین **द्यु:** ہوتے ہیں۔ ویدوں میں **द्यावा पृथिवी** (دِیَاوا پرتھوی) یہہ جملہ آتا ہے اسکے معنی مدعی نے سورج زمین کئے ہین۔ پس یہہ جملہ اَلسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سے مرادف ہے۔ چونکہ سورج کرہ عظیم ہے اَلسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض کہکر اشارہ طرف سورج اور زمین کے ہے چونکہ سورج کے نام پر دن ہے جیسے سنسکرت مین آدِت بار (اتوار) کہتے ہین۔ +

چونکہ اسکو شمار کرلیا باقی چندرماں[۱] منگل[۲] بُدھ[۳] برہسپت[۴] شُکر[۵] سنیچر[۶] یہہ چھہ ستارے رہے۔ ان ستاروں کے ناموں پر دنوں کے نام بھی ہین۔ لفظ سِتَّۃِ اَیَّامٍ کہکر اشارہ ہے کہ اللہ نے سورج اور زمین کو بیچ چھہ ستاروں کے قائم کیا ہے ہر ایک ستارہ کا جُداجُدا فلک ہے ایک سورج اور زمین کا برہمانڈ چھہ ستاروں کے درمیان مین ہے ان تک حد ہے۔ پس یہہ آیت پوری طور پر اظہار خُدا پرماتما کی قدرت کاملہ کا کرتی ہے۔ مگر اوسیکے ذہن مین جو کہ عاقل ہو۔ افسوس ہے کہ عالم کہلاتے ہوئے عبارت کی دقائق سے مُنہہ پہیر کر وہم طفلانہ مین مدعی صاحب پڑ گئے۔ +

پس ثابت ہے کہ اس آیت مین خدا کو سرب شکتیمان بیان کیا گیا ہے۔ یہہ ثابت کرکے خدا کو سرب بیاپک ثابت کرتے ہین۔ +

یجر وید ادھیائے ۳۱ مین منترہای اوّل[۱] و سوم[۳] و چہارم[۴] مین مذکور ہی کہ پرماتما دنیا کو پیدا کرکے اوس سے علیحدہ ہی[۱]

सहस्रशीर्षा पुरुषः सहस्राक्षः सहस्रपात् ॥ स भूमिं
सर्वत स्पृत्वात्यतिष्ठद्दशांगुलम् ॥
منتر اول

سَہسَر شِیرشا پُرشا سَہسَر اکشَے سَہسَر پات + سَے بھُومِی گُونگ سَرِبَتَسپِرتْوَا اتیہ تِشٹھَت دَشا نگُلَم +

مدعی کا ترجمہ:- ہے انسان سب ذی روحوں کے ہزاروں سر ہزاروں آنکھ ہزاروں پانوں جس کے بیچ مین ہین ایسا سرب شکتِ[۷] پرمی[۸] پُورن[۹] بیاپک ایشور ہے۔ وہ سب دیشوں[۱۰] سے بھوگول مین سب طرف سے بیاپت[۱۱] ہوکر پانچ اسنھول[۱۲] بھوت[۱۳] پانچ سوکشم[۱۴] بھوت[۱۵] یہہ دس جسکے انگ[۱۶] ہین اوس سب جگت کو اولنگھ[۱۷] کر اسنتھت[۱۸] ہونا یعنی سب سے پرتھک[۱۹] ہی رہتا ہے۔ اِستھِر[۲۰] ہوتا ہے۔ +

[illegible]

۱ حلول
۲ رب عالم
۳ لازوال
۴ عظمت
۵ نورانی
۶ درخشان
۷ آزاد
۸ ہزاروں شعاعوں

پس اس منتر سے ظاہر ہے کہ پرمیشور بھوگول یعنی برہمانڈ مین سب طرف سے بیاپت[۱] ہوکر اس جگت کو اُولنگھہ کر سب جگت سے پرتھک یعنی علیحدہ استھر قائم برقرار ہوتا ہے - اگرچہ اس منتر مین مدعی نے چند الفاظ کے معنی مین کاریگری کر کے غلطی کھائی ہے مگر ہمکو صرف اوس امر کا اثبات کرنا ہے جسکے سبب سے مدعی خدا کو بیاپک نہیں قرار دیتا ہے - ثُمَّ استویٰ علیٰ العرش - یہہ جملہ متنازعہ ہے جسکے معنی ہین کہ پھر قرار پکڑا عرش پر - وید مین ہے کہ अति अतिष्ठद् दशाङ्गुलम् اُولنگھہ کر استھت ہوتا ہے یعنی پرتھک علیحدہ بھی استھر ہوتا ہے - پس جب جگت سے علیحدہ بھی ہوکر پرمیشور جگت مین بیاپک رہتا ہے تو خدا عرش پر برقرار ہوکر بیاپک کیون نہین رہ سکتا - بیشک جو راز وید منتر مین ہے وہی اس آیت مین ہے - +

एतावानस्य महिमातोज्यायांश्च पूरुषः॥ पादोस्य वि-
श्वा भूतानि त्रिपादस्यामृतं दिवि॥ منتر سوم

اِیتاوانسیہ مہماتوجیایانشچ پورشہ + پادوسیہ بشوا بھوتانی
ترپادسیامرتند وی - +

مدعی کا ترجمہ :- ہے انسانو اس جگدیشور[۱] کا ظاہر غائب یہہ برہمانڈ بزرگی ظاہر کرتا ہے اس برہمانڈ سے یہہ پرن پورن پرماتما نہایت تعریف کیا گیا اور بڑا ہے اور اس ایشور کے سب زمین وغیرہ چراچر جگت ایک جزو ہین اور اس خالق جگت کا تین حصہ ناش[۲] رہت[۳] - مہما[۴] اپنے منوہر[۵] سروپ[۶] مین ہے - +

اس منتر سے ظاہر ہے کہ یہہ تمام دنیا پرمیشور کے ایک جزو مین ہے - اور اوسکے تین حصہ مین کوئی کام پیدائش فنا کا نہین ہوتا ہے - اسیوجہ سے قرآن شریف مین کہا گیا کہ خدا عرش یعنی مکت سروپ[۷] ناش رہت سروپ مین اس جگت سے بہت بلند ہے - وہ زمین اور آسمانون کو سب طرف سے گھیرکر ہر شش[۸] اطراف سے بیاپت ہوکر اس سے بھی بلند ہے - مقام العرش مین دور پیدائش و فنا دنیا کی نہیں ہے +

त्रिपादूर्ध्व उदैत्पुरुषः पादोऽस्येहाभवत्पुनः॥ ततो
विश्वं व्यक्रामत्साशनानशने अभि॥ منتر چہارم

ترپادوردھو اُدَیتپرشہ پادوسیہا بھوت پُنہ + تتو بشونگ
بیکرامت ساشنا نشنے ابھی ٥ +

معنی کا ترجمہ: متذکرہ بالا تین حصّون والا آپاک[۱] پرمیشور سب سے اُوتم[۲] مُکت[۳] سروپ[۴] ستشا[۵] سے پرتھک مُکت سروپ نکلتا ہے۔ اس پُرش کا ایک حصّہ اس جگت مین بار بار پیدائش فنا کے چکر سے ہوتا ہے اسکے بعد کہانے والے چیتن[۶] اور نہ کھاتے والے جڑ[۷] ان دونون کے لئے سرشٹی[۸] حاصل ہوتا ہوا خاص کر بیاپت ہوتا ہے ۔ +

پس اس منتر سے بھی ثابت ہے کہ تین حصّہ برہم علیحدہ مُکت سُروپ میں ہے۔ اور اوسکے ایک حصّہ مین پیدائش فنا کا دور ہوتا ہے پس یہی راز اس آیت مین ہے۔ کہ لا انتہا خدا اِستوٰی علی العرش ہے۔ مُکت سروپ مین ہے۔ پیدائش کا فنا کا چکّر[۹] اوس مقام العرش مین نہیں ہے۔ اور ان افلاک وزمین کو خدا سب طرف سے شش جہت سے پیدا کرتا ہے سمیٹتا ہے حفاظت کرتا ہے بیاپک ہوتا ہے پس خُدا اس آیت سے سرب بیاپک ثابت ہے۔ وید منتر گواہ اسکے ہین ۔ +

اب ہم اسکا نقشہ فرض کر کے دکھلاتے ہیں۔ سُوتز[۱۰] لوگ درشٹی[۱۱] بھی ملحوظ رہیگا ۔ +

त्रिपादस्यामृतं दिवि ॥ تِرِ پَادَسیَا اَمرِتَم دِوِی تین حصہ برہم مُکت سروپ سُورُوپ اِستوٰی علی العرش	पादोऽस्य विश्वा भूतानि پَادوسیہ بِشوَا بھُوتانِی ایک حصّہ برہم مین تمام مُکت لا انتہا برہمانڈ مین السّمٰوٰت والارض خلق فی ستۃ ایام
त्रिपादूर्ध्व उदैत्पुरुषः ॥ تِرِ پَادُور دھو اُدیت پُورُشہ ثُمّ اِستوٰی علی العرش	पादोऽस्येहाभवत्पुनः ॥ ततो विष्वङ् व्यक्रामत्साशनानशने अभि ॥ اِنّ ربّکم اللّٰہ الّذی خلق السّمٰوٰت والارض فی ستّۃ ایّام
अत्यतिष्ठद्दशाङ्गुलम् علی العرش اِستوٰی ثُمّ علی العرش	स भूमिं सर्वतः स्पृत्वा (زمین) خلق فی ستّۃ ایّام السّمٰوٰت والارض الّذی
مقام عرش میں نہایت بلند ہے۔	افلاک شمس۔ منگل۔ بدھ۔ عطارد۔ مشتری۔ زہرہ زُحل۔ لا انتہا۔ اس ایک حصّہ برہم خدا ہین تین۔ وہ ان مین بیاپت ہوکر پھران سے الگ
सत्य लोकः مقام العرش ست لوک	भूः भुवः स्वः महः जनः तपः بھو بھوہ سوہ مہہ جنہ تپہ السّمٰوٰت والارض

[illegible]

شوترلوگ درشن سے ثابت ہے کہ نظام عالم سورج کے متعلق ہے ایک ایک برہمانڈ کے متعلق ایک ایک سورج ہے۔ ایک سورج کے متعلق ۶ اور سیارے ہیں جنپر پردلون کے نام ہیں منترون سے ظاہر ہے کہ ایک حصّہ برہم میں پیدائش اور فنا دنیا کی ہوتی رہتی ہے۔ ۳ حصّہ برہم مکت سروپ ہے یعنی اوس میں عالم کثیف ولطیف کچھ نہیں ہے صرف برہم خدا ہی ہے پس ثابت ہے کہ عالم کثیف ولطیف ۶ لوکون میں ہی ہے ستیہ لوک نظام العرش مین دور خلقت وفنا عالم کا نہیں ہے اسوجہ سے کہا گیا کہ اِستَوٰی عَلَی العَرش ہے۔ یعنی خدا فعل سے بری ہے۔ +

اِن چہون لوکون مین خدا خلقت عالم کی کرتا ہے اسوجہ سے کہا گیا کہ خَلَقَ فِی سِتَّۃِ اَیَّامٍ چونکہ ویدون میں **द्यावा पृथिवी** یہہ جملہ آتا ہے قرآن شریف میں اَلسَّمٰوٰت والارض اَلسَّمٰوٰت صیغہ جمع ہے اور **द्यावा** بھی صیغہ جمع ہے۔ اِن دونون جملون کے ایک معنی ہیں لفظ **द्यु:** کے معنی آکاش ہین۔ اسکے معنی مدعی نے سورج ہی کئے ہیں سَمَاوٗ کے معنی (بلند) ہیں اور سورج کرہ عظیم ہے چونکہ صیغہ جمع کا آیا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ بہت سے سورج ہیں ایک سورج کے متعلق ایک برہمانڈ ہے جسمین ۶ سیارے مشہور ہیں۔ جنپر دلوں کے نام ہیں۔ چندر۔ منگل۔ بدھ۔ برہسپت۔ شکر۔ سنیچر چونکہ اَلسَّمٰوٰتِ وَالاَرض اس جملہ میں سورج کا ذکر آگیا اسکو چھوڑکر باقی چھ سیارون پر لفظ ایام سے اشارہ کرکے کہا کہ سورج اور زمین کو چھ سیارون کے درمیان کرکے ایک برہمانڈ مقرر کیا اور پیدا کیا۔ ایک برہمانڈ کی حد چھ سیارون مین ہے۔

نقشہ براٹ پُرش کے وید منترون سے ثابت ہے کہ سورج آنکھ ہے بہشت سرگ سر ہے زمین پیر ہین۔ یجُروید ادھیاے ۳۱ منتر اول محولہ نقشہ دوم میں لکھا ہے کہ ہزار ہا آنکھ ہزار ہا سر ہزار ہا پیر برہم مین ہین یعنی ہزار ہا سورج۔ ہزار ہا بہشت ہزار ہا زمیں یعنی لاشمار برہمانڈ برہم مین ہیں وہ ان میں ہی بیاپت ہوکر باقی ۳ حصہ علیحدہ ان سے قائم ہے۔ یعنی خلقت سے فعل سے بری ہے آزاد ہے۔ پس اسطرح سے پڑھنا اور خیال کرنا چاہیے۔

सहस्त्र शीषा पुरुषः सहास्त्रक्षः सहस्त्र पात

زمین والا ہزار ہا سورج والا ہزار ہا پرمیشور بہشت والا ہزار ہا

اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ

स भूमिं सर्वतः पृत्वा अति अतिष्ठत दशांगुलम॥

الَّذِی السَّمٰوٰتِ وَالاَرضَ فِی سِتَّۃِ اَیَّامٍ خَلَقَ ثُمَّ استَوٰی عَلَی العَرشِ

پس خدا عرش پر قائم ہونے سے براجمان منور سروپ مکت سروپ - آزاد نشچل سکھ آنند سروپ آرام کل ہونے سے فعل سے بری ہونے سے خالی از بیا پکتا نہیں ہے - وید منتر ہو سکا ہے جو کہ دیا گیا جب وہ دنیا کو گھیر کر اولنگھ کر علیحدہ قائم ہے مکت سروپ ہے یعنی آزاد اسو جہہ سے قرآن میں کہا کہ قرار - قائم - استوٰی نشچل - مکت - پرم سکھ - علی العرش - ستیہ لوک - ۳ - پاد امرت [illegible] منور ہے - اگر وید کا پرماتما زمین اور برہمانڈ کو نانگھہ کر علیحدہ ٹھہر کے بھی بیاپک رہ سکتا ہے تو خدا استوٰی علی العرش ہو کر کیوں نہ بیاپک ہو - خدا اور پرماتما ایک ہے - جو راز اور علم پیدائش دنیا کا اسنے وید میں بیان کیا ہے - اوسی قاعدہ اور اشارہ سے اوسنے قرآن شریف میں بیان فرمایا - +

پس ثابت ہوا کہ یہہ اعتراض مدعی نے دیدہ دانستہ تمام ویدک فلاسفی اور شاستری فلاسفی کے خلاف اپنی طفلانہ عقل سے محض ضد مذہبی میں پھنسکر تعصب سے آریہ لوگوں کو دام ریا میں پھانسنے کیلئے دھر جمایا ہے +

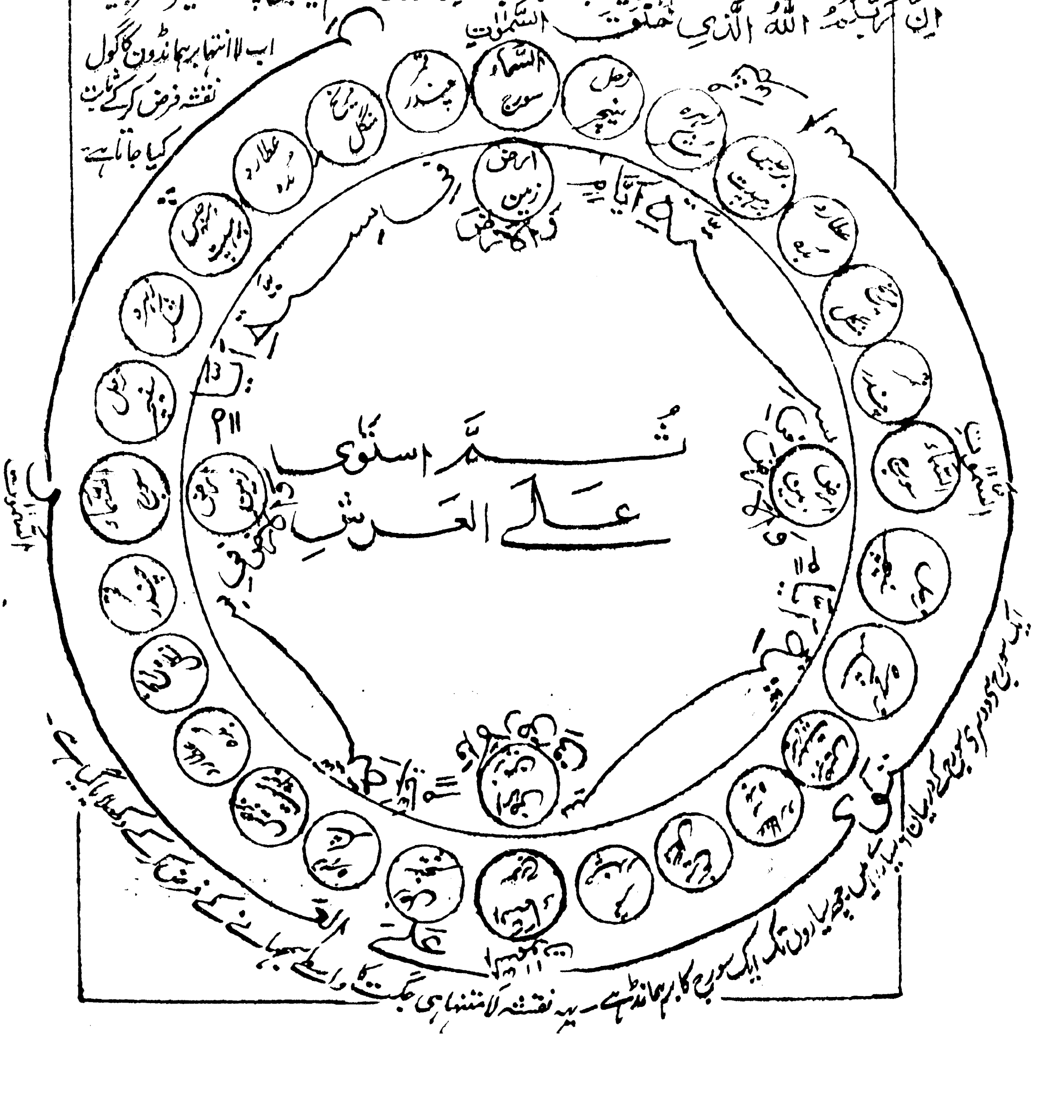

اب ایک سورج کے برہمانڈ کا نقشہ فرض کرکے دکھلایا جاتا ہے - یہہ ایک برہمانڈ کا دائرہ عظیم ہے یعنی خدا کا ایک انڈا ہے ایسے ایسے گول انڈے یعنی عظیم دائرے اُس خدا برہم میں لاانتہا ہین - +

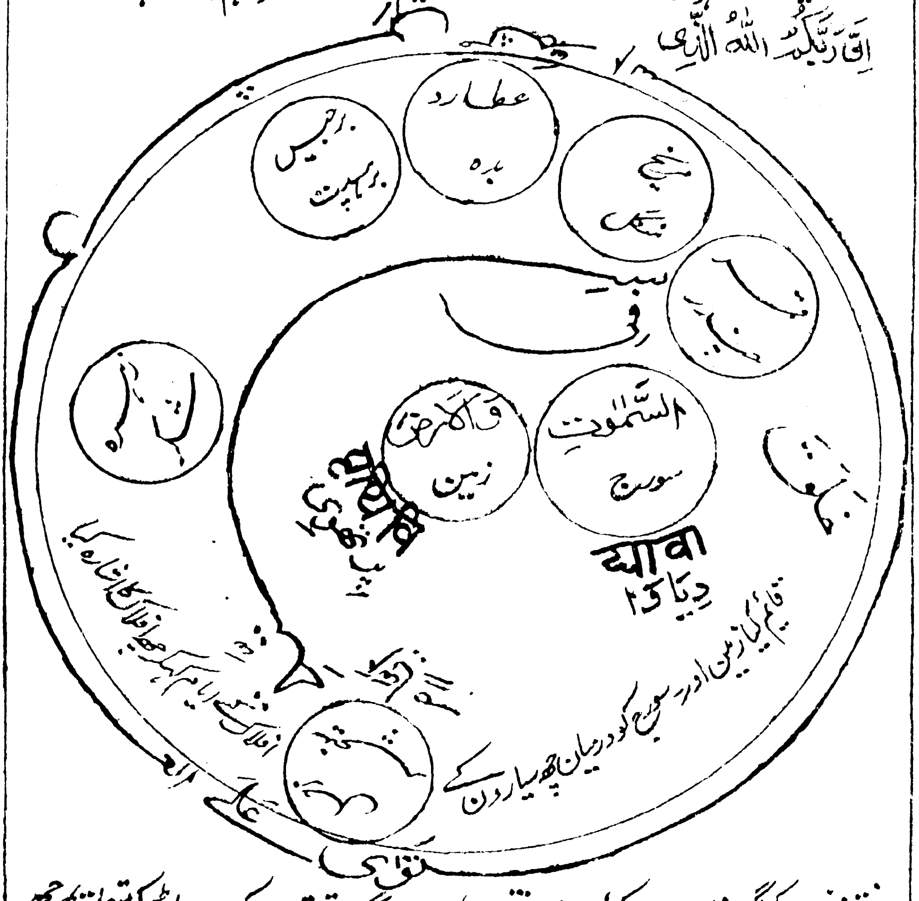

یہہ نقشہ فرض کیا گیا خواہ ان مین کوئی سیارہ مختلف طور پر ہو - مگر درحقیقت ایک برہمانڈ کے متعلق بھی چھہ مشہور سیارے ہیں جن پر دونوں کے نام ہین - +

اگر کوئی حجت کرے کہ **द्यावा पृथिवी** اس جملہ کے معنی سورج اور زمین کہاں سے لئے ہین
(دیاوا پرتھوی)

اوسکا ثبوت یہہ ہے - یجُروید ادھیاے ۷ منتر ۲۱ - +

सोमः पवते सोमः पवतेऽस्मै ब्रह्मणेऽस्मै क्षत्रायास्मै सुन्वते यजमानाय पवतऽइषऊर्ज्जे पवतेऽद्भ्यऽओषधिभ्यः पवते द्यावा पृथिवी भ्याम्पवते ॥

اس منتر مین اگرچہ بہت سی عبارت اگلی باقی ہے مگر چونکہ ہمکو صرف لفظ **द्यावा पृथिवी** (دیاوا پرتھوی) پر بحث ہے اور وہ لفظ اس عبارت میں آگیا اسوجہ سے صرف یہان تک ہی ہم لیتے ہین دیانند جی نے

اس لفظ کے معنی سنسکرت اور بھاشا مین کئے ہیں وہ بھی لکھتے ہین - +

سورج اور زمین کے لئے **(द्यावा पृथिवीभ्याम्) सूर्य्य भूमि भ्याम॥**

پس اس جملہ کے معنی اور السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کے معنی ایک ہین - اب اگر کوی کہے کہ لفظ **द्यावा** کے معنی آکاش - آسمان سَمَاء کیون کئے - اسکا ثبوت بھی وید منتر اور مدعی کا ترجمہ ہے - لفظ **दिवि** اور **द्युः** اور **द्यावा** ایک معنی رکھتی ہین - ایک ہی ہیں پس اس لفظ کے معنی جو تم کرو وہی سَمَاء کے معنی جان لو کیونکہ **द्यावा पृथिवी** اور سمٰوٰت والارض جملہ مرادف ہیں - جو معنی آپ اپنے جملہ کے کروگے وہی معنی اسکے بھی جان لو - یہہ لازم ملزوم ہے - +

مُدعی نے یجُروید بھاش ادھیائے ۳۴ منتر ۲۵ مین لفظ **द्यावा पृथिवी** کے معنی آکاش اور زمین کئے ہین - پس یہہ جملہ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض سے مُرادف ہے - خواہ تم کچھہ ہی معنی کرو - +

حکیم فیثاغورث یونانی کی حال کی تحقیقات اور تعلیم جو آجکل تمام یورپ مین مُروج ہے اور وہ ہندوستان پر بھی اثر لئے آئی ہے اوس سے بھی ثابت کیا جاتا ہے کہا جاتا ہے کہ سورج ساکن ہے زمین اور دیگر سیارے اسکے گرد گھومتے ہین - زحل تک اسکی حد ہے پھر دوسرا برہمانڈ شروع ہوجاتا ہے - +

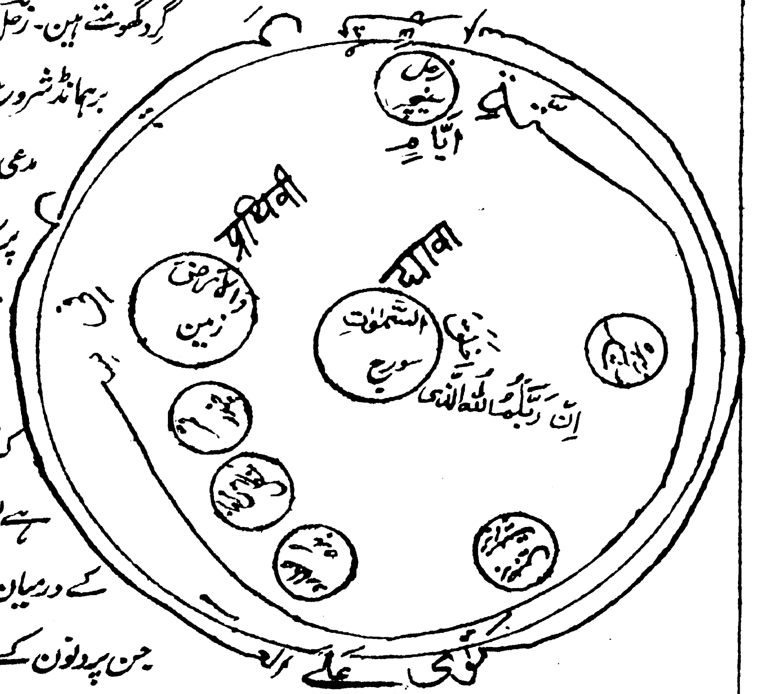

مدعی نے صفحہ ۲۲۹ ستیارتھ پرکاش پر لکھا ہے کہ سورج منور دیگر سیارے غیر منور ہین - یہہ بھی مانا گیا ہے کہ زحل سنیچر سب سے اوپر یا دور ہے پس بادشاہ سورج معہ زمین کے درمیان ہین ۶ سیارون کے ہے جن پر دونون کے نام ہین - پس ثابت ہے کہ قایم کیا **द्यावा पृथिवी** یعنی سمٰوٰت والارض کو بیچ چھہ افلاک کے جو فلک زحل سے شروع ہوکر فلک قمر تک ہین - +

دُنیا مین انسانون کو کاروبار دنیاوی کرنے کے لئے چھہ دن مین ایک دن آرام اور عبادت کا ہے - انگریزی اور شاستری اعتبار سے اتوار عربی - فارسی اعتبار سے جمعہ - پس خیال کرنا چاہیے کہ قایم کیا اللہ نے کاروبار دُنیا کو بیچ چھہ دن کے ۶ دن کام کرو - ایک دن آرام کرو - عبادت کرو - +

پس ہرطرح سے ثابت ہے کہ یہہ کلام قرآن شریف کا مبنی اوپر تمام علوم دینی و دنیوی کے ہے اس مین جو شبہہ کرے - سوائے اسکے کہ وہ ہٹ اور ضد سے کام کرے اور کچھہ عقل سے کام نہیں کرتا ہے - +

ثابت ہے کہ خدا اوس کام کو کرتا ہوا جو کہ اس آیت مین مندرج ہے - سرب شکتیمان اور بیاپک ہے تمام ہندو شاسترون ویدون اور یورپ کی تحقیقات کے مطابق ہے - +

یجُر وید ادھیائے ۳۱ منتر اول جو ہم نے نقشہ مین تطبیق اس آیت سے کیا ہے اوسکا ترجمہ مدعی نے لفظ بلفظ سنسکرت مین کیا ہے وہ بھی ہم دکھلاتے ہین تاکہ کچھہ حجت نرہے - +

(सहस्रशीर्षा) सहस्राणि असंख्यातानि शिरांसि यस्मिन सः॥

وہ جس مین کہ سر یعنی بہشت بے شمار مین لاانتہا ہزار ہا ہین

(पुरुषः) सर्वत्र पूर्णो जगदीश्वरः سب جگہہ اور اطراف مین بیاپک پرمیشور

(सहस्राक्षः) सहस्राणि संख्यातानि अक्षाणि यस्मिन सः॥

وہ جس مین کہ آنکھ یعنی سورج بے شمار ہین ہزار ہا ہین -

(सहस्रपात्) सहस्राणि संख्यातानि पादा यस्मिन सः॥

وہ جس مین کہ پیر یعنی زمین بے شمار ہین ہزار ہا ہین -

(स) وہی تحقیق

(भूमिम्) भूगोलम् بھوگول برہمانڈ مین یا کو

(सर्वतः) सर्वस्मात देशात्॥ سب مقام اطراف سے

(स्पृत्वा) अभि व्याप्य॥ حلول ہوکر گھسکر

(अति) उल्लंघने ॥ پرتھک یعنی اولنگھہ کر علیحدہ اور جدا

(अतिष्ठत्) तिष्ठति॥ استیھر - استیھت برقرار قایم ٹھہرا ہے +

(दशांगुलम्) पंच स्थूल सूक्ष्म भूतानि दशांगुलानि अंगानि यस्य तः जगत॥ پانچ کثیف لطیف عناصر یہہ دس جسکے رُکن ہین وہ جگت +

مدعی نے اس لفظ दशांगुलम् (دشانگلم) کے معنی ہین کاریگری کی ہے اسکا ترجمہ اصل ہین علیحدہ فرق سے بلندی سے ہے ستیہ لوک مقام العرش سب سے بلند ہے۔ مدعی نے اس لفظ کا ترجمہ (پانچ لطیف عناصر اور پانچ کثیف عناصر جسکے انگ رکن ہین وہ جگت) یہہ کیا ہے مگر ہمارا مطلب اس سے فوت نہین ہوا بلکہ اور دوسرا مطلب ہمارا اس سے حاصل ہوگیا۔ کیونکہ لفظ प्रति کا ترجمہ خود مدعی نے (علیحدہ) یہہ کیا ہے یعنی پرمیشور جگت سے علیحدہ ہے پس وہ مقام جہان پرمیشور جگت سے علیحدہ ہے یعنی جس مقام پر سوائے پرمیشور کے اور کوئی نہیں ہے جگت نہیں ہے۔ وہی مقام العرش ستیہ لوک ہے۔ نیز ہم اوپر کہہ آئے ہیں کہ اصلی رکن اعظم پانچ بھوت یعنی پانچ عناصر اس جگت کے ہین یعنی پرتھوی۔ جل۔ تیج۔ بایو۔ اکاش ہیں اور چھٹا جیو یعنی روح بھی ایک رکن اعظم ہے۔ پس وہ ہمارا مطلب اس لفظ کے ترجمہ سے برآمد ہوگیا۔ مدعی نے اس لفظ दशांगुलम् کا ترجمہ کیا ہے۔ پانچ استھول بھوت پانچ سوکشم بھوت یعنے پانچ کثیف عناصر پانچ لطیف عناصر۔ پس ہم کہتے ہین کہ خواہ عناصر استھول کثیف ہون یا سوکشم لطیف ہون۔ مگر عناصر پانچ ہی ہین۔

(۱) پرتھوی یعنی خاک دو قسم کی ہے۔ } (۱) جب دنیا کی کارآمد ہوتی ہے یعنے یہہ زمین تب یہہ استھول یعنی کثیف حالت مین ہے (۲) جب دنیا کے کارآمد نہین ذرہ ذرہ ہے تب سوکشم یعنی لطیف حالت میں ہے۔ { غرض پرتھوی ایک ہے عنصر ایک ہے۔ حالت دو ہیں۔

(۲) آپ یعنی جل دو قسم کا ہے } (۱) استھول یعنی کثیف جو نظر آتا ہے (۲) سوکشم یعنی لطیف جو بھاپ اجزات کی حالت میں ہے { غرض عنصر ایک ہے حالت دو۔

(۳) تیج یعنی آتش دو قسم کی ہے۔ } ایک استھول کثیف جو دنیا مین نظر آتی ہے۔ دوم لطیف جو پدارتھون میں آکاش مین سمایا ہے { غرض عنصر ایک حالت دو

(۴) بایو یعنی باد دو قسم کی ہے } ایک استھول کثیف جو دنیا میں مس کرتی ہے دوم سوکشم لطیف جو پرمانو کی حالت میں ہے { غرض عنصر ایک حالت دو۔

(۵) آکاش یعنی آسمان دو قسم کا ہے۔ } ایک استھول جو جگت وزمین مین ہے۔ دوم سوکشم لطیف جو پرمانو کی حالت مین ہے { غرض عنصر ایک حالت دو۔

اور مسلمہ مدعی ہے

غرض اصلی رکن اعظم دنیا کے پانچ ہی عناصر ہین اونہین کی دو حالت ہین لطیف دنیا مین لطیف۔ کثیف دنیا مین کثیف

یہی پانچ عنصر ہیئے ہین چھٹا جیو ہے یہہ کثیف نہیں ہوتا لطیف ہی رہتا ہے لطیف وہ ہے جو حواس خمسہ سے غائب ہوجائے۔ استھول وہ ہے جو حواس خمسہ کو محسوس ہو۔ +

غرض خدا پرماتما نے دنیا کے چھہ رکن اعظم کئے ہین۔ جو لطیف جگت ہے وہان ایک جیو جو کہ ہمیشہ (لطیف ہی) ہے اور باقی پانچ لطیف عناصر یہہ ۶ رکن اعظم ہین۔ جو کثیف جگت ہے وہان ایک جیو اور پانچ کثیف عناصر یہہ ۶ رکن اعظم ہین۔ پس اب ہم کشادہ طور سے تطبیق کرتے ہین۔ +

اِنَّ	رَبَّکُمُ	اللہ	الَّذِی	خَلَقَ
स	सहस्रशीर्षा सहस्राक्ष सहस्र	पुरुषा	स	स्पृत्वा
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	فِی سِتَّۃِ اَیَّامٍ	ثُمَّ	اِسْتَوٰی	
भूमि [illegible]	सर्वतः	अप्रति	अप्रतिष्ठत्	
عَلَی الْعَرْشِ				
दशांगुलम् =				

قرآن شریف کا لفظ ثُمَّ اور وید کا لفظ अप्रति ہم معنی ہین علاوہ برین ایک آیت علیحدہ قرآن شریف کا لفظ اِسْتَوٰی اور وید کا لفظ अप्रतिष्ठत ہم معنی ہین استقر قایم برقرار موجود محیط مضبوط گھسا ہوا۔ یہہ مستوی لفظ سے بنا ہے جسکے معنی مضبوط ڈھانپنے والا محیط ہونیوالا قائم ہونیوالا۔ آجکل قرآن شریف کی آیت کے الفاظ کو وید کے الفاظ سے مطابق کرتے ہوئے خیال کرو کہ وید کا لفظ सर्वतः جسکے معنی مدعی نے کئے ہین (سب طرف سے سب مقامون سے) اطراف مقام۔ دیش ہمنے اوپر وید منترون سے ۶ چھہ دکھلائے ہین۔ پس یہہ لفظ قرآن شریف کے جملہ فِی سِتَّۃِ اَیَّامٍ سے ہم غرض ہے ہر شش اطراف مین ہر مقام ہین۔ سب دیش مین لفظ स्पृत्वा - وید کا ہے جسکے معنی مدعی نے دریافت ہوکر کئے ہین قرآن شریف کے لفظ خَلَقَ سے مرادف ہے۔ جو پیدا کرتا ہے یا کسی چیز کو بناتا ہے وہ اس چیز کو ہر طرف سے گھیر لیتا ہے اندر باہر سب جگہہ سب طرف قابو مین رکھتا ہے چونکہ خدا غیر مجسم ہمہ جا ہے اُسمین شکست تسلسل نہین ہے جسوقت وہ کسی شے کو بناتا ہے۔ اندر ہی بیاپک رہتا ہے اوس سے باہر بھی بیاپک رہتا ہے۔ +

پس خَلَقَ کہکر کہا کہ اللہ جگت کو بناکر اوسکے اندر باہر ہر شش اطراف مین محیط ہوکر علاوہ اُسکی

مقام العرش ستیہ لوک مین استھر ہے برقرار ہے۔ براجمان ہے۔ منور ہے۔ مکت سروپ مین ہے سکھ سروپ مین ہے فعل پیدا کرنا۔ پرورش کرنا۔ فنا کرنا۔ اوس ستیہ لوک مقام العرش تین حصہ برہم مین نہین ہے۔ اور اس جگت کو گھیرے ہوئے ہے محیط ہے۔ اس جگت کی جو بلندی ہے اوس سے بھی بلند ہے اوس کے اوپر بھی محیط ہے۔ آپ ایک گز کپڑا لیجیے اوسکے چار گرہ مین پھول بوٹے رنگ برنگ نکلوائے اور بارہ گرہ کو صاف رکھیے۔ اور اب خیال کیجیے جیسے وہ گز بھر کپڑا اور اوسکا سوت تانا بانا اوس رنگین پھولدار چار گرہ مین بھی ہے اور اوس چار گرہ یعنی رنگین سو اوپر بھی ہے اور کپڑا ایک گز ہے۔ ایسے ہی اس جملہ سے کہا گیا کہ خدا آسمانون اور زمین کو محیط ہو کر پیدا کر کے بیا یک ہو کر الگ بھی ہے۔ +

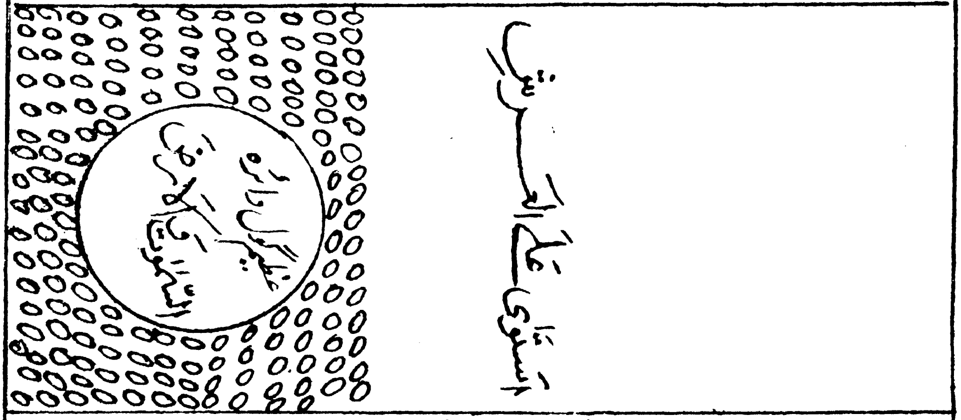

اس نقشہ کو غور کرو جیسے اس نقشہ کی سطح کچھ صاف ہے کچھ مین گول گول دائرے ہین۔ جیسے اس نقشہ کی سطح ان گول گول دائروں میں بھی ہے اور صاف سطح علیحدہ بھی ہے اور نقشہ ایک ہے ایسے ہی خدا ان تمام گول برہمانڈون مین بھی ہے اور چونکہ وہ ان سے عظیم ہے۔ یہ تمام برہمانڈ اوسکے اندر ایک ذرہ کی مثال ہین پس کہا گیا کہ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ۝ تمام آسمانون اور زمین مین بھی ہے اور علیحدہ بھی ہے۔ +

پس ثابت ہوا کہ مدعی نے دقائق عبارت کو نہ جان کر بدعقلی سے اعتراض کیا۔ خوبی الفاظ کو وہ جان سکتا ہے جو عالم ہو۔ مدعی کے پاس تک علم نہین گیا تھا وہ خوبی کو کیسے جان سکتا تھا۔ الفاظ کے پہلو اور دقائق پر غور کرنے سے ثابت ہے کہ یہ آیت خدا کی شان بلندی اور قدرت کاملہ اور لطافت اور بیا یکتا کو ثابت کرتی ہے۔ مدعی محاورہ عرب اور فصاحت عرب کو کیسے جان سکتا تھا۔ ہر زبان مین الفاظ فصیح ہوتے ہیں اونکی دقائق کو اور خوبی کو اوسی زبان کا عالم جان سکتا ہے یا جو غیر متعصب ہو کر اوس زبان کے عالموں سے تلاش کرے وہ جان جاتا ہے ضدی متعصبی کے ہاتھ اصلی راز نہین آتا۔ +

(قَولَہٗ ۲۴) اسکے نہونے سے وہ خدا بھی نہیں ہو سکتا - +

(اقُولُ) مہربانان من اگر بتدریج یکے بعد دیگرے بنانے سے اور ارام مین ہونے سے وہ خدا نہین کہلا سکتا ہے تو آپ بہی ذرہ اِدھر خیال کرکے سُنئے - +

وید سے ثابت ہے کہ پورن پرماتما جگت سے علیحدہ مُکت سروپ ہے جگت کو اولنگھ کر پرتھک استہت ہے - یہہ بھی وید مین لکھا ہے کہ اوسنے زمین بعد مین بنائی - اور سانکھ درشن کے قول سے بھی ظاہر ہے کہ دنیا یکے بعد دیگرے بتدریج بنی ہے - نیز तैतीयारायक کا بچن ہے کہ یکے بعد دیگرے دنیا بنتی ہے - بیشیشک کہتا ہے کہ دنیا کے بننے مین وقت لگتا ہے - پس ضرور ہے کہ دنیا آناً فاناً مین نہین پیدا ہوتی بتدریج پیدا ہوتی ہے اور ظاہر مین دیکھا جاتا ہے کہ پرماتما کے تمام کام بتدریج یکے بعد دیگرے ہوتے ہین - پس مدعی کی یہہ دلیل پورن پرماتما پر آن پڑی باعتبار اس دلیل مدعی کے وہ بیاپک اور سرب شکتیمان نرہا اور اسکے نہونے وہ ایشور نہ رہا - مدعی کا دعویٰ ہے کہ دیر مین بنانے سے اور جگت سے علیحدہ ہوجانے سے مُکت اور آرام مین ہوجانے سے سرب شکتیمان اور بیاپک نہیں رہ سکتا ہے - وید سے ثابت ہے کہ اول براٹ پُرش پیدا ہوا بعدہ اور لوک بنے بعد مین زمین بنی پھر بنا کر اور نانگھ کر مُکت سُروپ مین علیحدہ قائم ہی ٹھہرا ہے - +

پس علیحدہ نانگھ کر ٹھہرنے سے بیاپک نہ رہا -

اور مُکت ہونے سے آرام کرنے سے سُکھ سروپ ہونے سے سرب شکتیمان نہ رہا - +

نیز دیر مین یکے بعد دیگرے بنانے سے سرب شکتیمان نرہا - +

آرام ہی کو مُکت سکھ کہتے ہین - پاد کا نام تخت ہے سَتّ لوک سَتّ دھام تخت ہی ہین - وید مین ہے - प्रतिष्ठत (پرتشٹھت) قرآن شریف مین ہے اِستویٰ دونون الفاظ ایک معنی رکھتے ہین اِنکی آواز ملتی ہے اور تلفظ بھی قریب قریب ملتا ہے - یہہ الفاظ باہم ایک دوسرے کے مخرج معلوم ہوتے ہین - ان کو غور کرکے خیال کرو - وید مین ہے -

अमृत दिवि ऊर्ध्वे उदैत दशांगुल

آمرِت دِوِی اوردھو اُدیت دَشانگُل

قرآن شریف مین ہے عَلَی العَرشِ دونون ایک غرض رکھتے ہین - وہ بھی ہم آپ کو دکھلاتے ہین -

لے قولہ غرض با... نمبر ۲۴
کہ باطلان ... نمبر ۲۴ سے
صفحہ ۱۲ سطر ۱۲
کہ نام کتاب
کہ بیشیشک
کہ نام کتاب
کہ بیاپک
کہ مدعی
کہ حق
کہ علیحدہ
نہ اعتبار

عَلٰی کے معنی ہین (اوپر) ऊर्ध्व (اوردھو) کے معنی ہین (اوپر) عَرش کے معنی ہین عروج بلندی بزرگی موجودگی ۹

رونق उदेत (ادیت) کے معنی ہین رونق پذیر موجود ہونا - ✚ رونق پذیر

پس عَلٰی ऊर्ध्व (اوردھو) उदेत (ادیت) العرش ایک معنی ہیں - وید مین لفظ अर्ष (آرش) قرآن شریف کا لفظ عرش

آواز تلفظ مین معنون میں بھی ایک ہے - وہ بھی ہم دکھلاتے ہین یجُروید ادھیائے ۱۷ منتر ۹۳ مین

لفظ अर्षन्ति (آرشنتی) آیا ہے جسکا ترجمہ سنسکرت مین مہی نے गच्छन्ति निस्सरन्ति

کیا ہے اور بھاشا ترجمہ کیا ہے (نکلتی ہین) - اور منتر ۹۴ مین اس لفظ کا ترجمہ سنسکرت مین

गच्छन्ति प्राप्नुवन्ति کیا ہے اور بھاشا مین (اُٹھتی ہین - سب کو حاصل ہوتی ہین) یہہ ترجمہ

کیا ہے - اور ادھیائے ۳۱ منتر ۴ جو ہم نے حوالہ مین دیا ہے اوسکے لفظ उदेत (ادیت) کا ترجمہ جو کہ ہمنے

لفظ عرش کے نیچے لکھا ہے یہہ کیا ہے उदेति (اُدیتی) بھاشا مین کیا ہے (نکلنے کو موصول ہوتا ہے) پس

معلوم ہوا کہ الفاظ उदेत اور अर्षन्ति کا ترجمہ ایک ہے یعنی نکلنا - رونق پر ہونا - براجمان ہونا -

موصول ہونا - اور لفظ अर्षन्ति واحد نہیں ہے - واحد لفظ اصل ہیں अर्ष (عرش) ہے یعنی نکلنا

موصول ہونا - عرش جسکے معنی ہین رونق پذیر ہونا عروج پر ہونا - پس وید میں اور قرآن مین یہہ لفظ ایک

معنی رکھتا ہے ایک آواز رکھتا ہے - ✚

عربی مین عرش کے یہہ حروف ہین - ع ر ش

سنسکرت مین अर्ष کے یہہ حروف ہیں - अ र ष

اگر سنسکرت کے حرف अ کو مخفف کیا جاوے تو ہمین سے ع برآمد ہوگا

اگر حرف ر کو لوٹ دیا جاوے تو عربی کی ر ہوجاوے گی -

اگر ش کو لوٹا جاوے تو ष بن جاویگا -

پڑہنے مین حلق اور زبان کے مقام واحد سے ہر دو زبان کے یہہ ہر سہ حروف نکلتے ہین -

پس وید اور قرآن شریف اس معنی میں ایک ہین دونون ایک ہی حالت مین ہین اگر وید کا پرماتما سرب شکتیمان اور بیاپک ہے اور ایشور ہے تو خدا بھی سرب شکتیمان اور بیاپک ہے اور خدا ہے اگر یہہ نہیں تو وہ بھی نہین اگر وہ ہے تو یہہ بھی ہے دونون لازم بلزوم ہین دونون پر ایک حالت وارد ہے - ✚

خُدا پرماتما ایک ہے زبان عربی و سنسکرت مین نام جدا ہین - نامی ایک ہے - اسمین تفرقہ سمجھنے والا

باطل مدعی ہی برادر شیطان ہوتا ہے - +

(قولہ[لہ] ۳) کیا تمہارا خدا بہرا ہے جو پکارنے سے سنتا ہے - +

(اقول[سہ]) بیشک وہ اسقدر بہرا ہے کہ یجروید ادھیائے ۲ منتر ۔ ہ مین کہتا ہے کہ جو کوئی مجھکو بادل کی گرج کی سمان پکار کر یگا تب کہین مجھے سنائی دیگا - اور اتنا بہرا ہے کہ باوجود اسکے کہ وہ بیاپک کہلاتا ہے مگر کسی کی بات کو اگر وہ کروڑ ہا برس شور مچاوے تب بھی نہین سن پاتا بادل کی مانند جو گرج کرے اور اوسکے کان مین راون کے بھائی کنبہ کرن کیطرح ہاتھی چلادے بجلی گھونس دے تب وہ سن پاوے - +

خوب مدعی صاحب نے مسخرہ پن نہ معلوم کہان سے سیکھا تھا - شاید یہان ننی یا راما بائی نے کان بھرے ہونگے - عقل و تمیز گفتار اور فہمید تو نہ معلوم اوس سے کسقدر دور بھاگ گئی تھی - یجروید ادھیائے ۲ منتر ۵ کے اعتبار سے کروڑ ہا برس کی راہ کے فاصلہ پر چلی گئی تہی - +

مدعی نے اپنی کتاب سنسکار بدھی مین سینکڑون منتر لکھے ہیں جنکو لکھا ہے کہ فلان فلان شخاص ان منترون کو بولین - اون مین پرمیشور کی پرارتھنا کے منتر ہین - وہان بھی یہہ سوال ہوسکتا ہے کہ کیا ایشور بہرا ہے - اور بیاپک اور سروگیہ[سہ] نہین جو من مین کہنے سے نہین سن اور جان سکتا ہے - +

دوسرے اس آیت مین آگے اور بھی الفاظ ہین جنکی طرف سے مدعی نے آنکھ میچ لی - پوری آیت نہین لکھی - ہم پوری آیت لکھکر مدعی کی دزدی دکھلاتے ہین - مہربانان من پوری آیت یہہ ہے :-

اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَةً اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ۝

دعا کرو رب اپنے سے عاجزی سے خفیہ طور پر تحقیق اللہ دوست نہین رکھتا ظاہر پرست مغرور اور شور مچانے والے کو - پس ثابت ہے کہ خدا شور مچانیکو ممانعت فرماتا ہے - جو ترجمہ مدعی نے لکھا ہے کہ (پکارو) اسکے معنی نہیں ہین کہ بلند آواز سے شور مچاکر پکارو بلکہ یہہ معنی ہیں کہ دعا کرو اس سے چپ چاپ خفیہ - چونکہ صریح حکم موجود ہے کہ خفیہ طور پر دعا کرو - پس اگر پکارو اس سے یہہ غرض ہوتی کہ شور کرو اور بلند آواز سے بولو تو ہرگز خفیہ نہین رہ سکتی ہے خفیہ اوسی حالت مین رہیگی جبکہ چپ چاپ دل ہی مین یا علیحدہ مکان مین گوشہ تنہائی مین آہستہ آہستہ دعا کیجاوے - مدعی صاحب نے بدنیتی سے آدھا فقرہ ہی لکھکر اعتراض دھر جمایا - +

فارسی مترجم نے لکھا ہے بپرستید پروردگار خود را زاری کنان و پوشیدہ از مردمان ہر آئینہ او

لہ اعتراض نمبر ۳

سہ ابطال ... نمبر ۳

سہ ... شور بیضعف ...

سہ ... ...

... ...

دوست ندارد از حد گذرندگان را ۔ پس لفظ اُدعُوا کے معنی[1] پرارتھنا کرنا اوپاسنا[2] کرنا ۔ پوجنا ۔ عبادت کرنا ۔ پرستش کرنا ہین ۔ اُردو مین عرض معروض کرنیکو بھی پُکارنا کہتے ہین ۔ +

اب ہم مطابقت وید منتر سے کرتے ہین ۔ اِس آیت مین لفظ اُدعُوا ہے جسکے معنی ہین کہ دُعا کرو یہہ لفظ قواعد عربی کی رُو سے مصدر دُعا سے بنا ہے اگر اس فقرہ کا ترجمہ عربی مین کرین (تم دعا کرو) تم پرارتھنا کرو) تو اسکی عربی قواعد عربی سے اُدعُوا بنے گی ۔ وید مین بھی لفظ उद् بمعنی پرارتھنا آیا ہے ۔ پس یہہ لفظ پڑھنے مین بھی وید کے لفظ سے مرادف ہے ۔ اور معنون مین بھی صرف شکل حروف کا فرق ہے ۔

یجُروید ادھیائے ۸ منتر ۴۱ کو دیکھو ۔

उदु त्यं जातवेदसं देवं वहन्ति केतवः ॥ दृशे विश्वाय सूर्य्यम् ॥

اس منتر کے الفاظ کو علیحدہ علیحدہ پد چھید[3] مین مدعی نے لکھا ہے ۔ +

उत ॥ ऊं इत्यूं ॥ जातवेदसं ॥ देवं

ہمارے کارآمد الفاظ یہان تک کافی ہین ۔ انکا ترجمہ مدعی نے کیا ہے : ۔

(लفظ) (उत ऊ) (ترجمہ) वितर्के ॥ { شوق سے بحث مباحثہ کرکے وعظ کرتے ہین کوشش[4] رگڑ سے طاقت کشش سے بات اور ترجمہ کرکے تشریح کرتے ہین ۔

(لفظ) (त्यम) (ترجمہ) अमुम — اوس جگدیشور[5] کو موصول ہون ۔

(لفظ) (जातवेदसं) (ترجمہ) यो जातान वेत्ति विन्दत्ते - वा जाता वेदसो वेदाः पदार्था वा यस्मात्तम ॥ جو پیدا ہوئے پدارتھون[6] کو جاننا یا حاصل کراتا یا وید اور دنیا کے پدارتھ جس سے پیدا ہوئے ۔ +

(देवं) शुद्ध स्वरूपम् = شُدہ سروپ[7] پاک ۔ +

جب بحث مباحثہ ہوگا ۔ بیشک شور مچیگا ۔ زور سے بولا جاویگا پس وہ بہرا ثابت ہے کیونکہ وید کا یہہ جملہ ہے کہ وید اور جملہ اشیاء کے پیدا کرنیوالے پاک پرمیشور کو ترک یتر ک بحث مباحثہ اور رگڑ سے موصول ہو ۔ مانگو ۔ پرارتھنا کرو ۔ پس قرآن شریف مین ہے کہ دعا کرو رب اپنے سے زاری کرکے خُفیہ طور پر ۔ وید مین تم لکھتے ہو کہ زور زور سے اوسکو پراپت ہو ۔ یا اوس سے مانگو ۔ +

اب آپ لوگ جواب دین کہ خداء اسلام بہرا ہے یا تمہارا ایشور ۔ خداء اسلام تو بہرا نہین کیونکہ وہ تو کہتا ہے کہ تم

[1] دعا کرنا ۔
[2] عبادت
[3] الفاظ کو جدا جدا
[4] کھینچ
[5] رب عالم
[6] معنی چیزین پیدا ہوئی
[7] کی یعنی اشیاء
[8] شان پاک

چپ چپ خفیہ طور پر مجھسے مانگ لو مین دونگا۔ تمہارا ترجمہ سے پرماتما کہتاہے کہ خوب زور زور مجھسے مانگو بحث مباحثہ کرکے مجھسے مانگو۔ پس مدعی کی دلیل کہ (کیا وہ بہرا ہے جو پکارے سے سنتا ہے) صرف تمہارے ہی گھر میں گر تی ہو آپ لوگ اس مین یہ عذر کرینگے کہ قرآن شریف مین پکارنا لکھا ہے۔ مگر اس منتر مین پکارنا نہین آیا۔ رگڑ قہت کوشش بحث مباحثہ پہلے ہی آئے ہون مگر پکارنا نہین آیا۔ اور بہرے آدمی کو پکار کر کہنا ہوتا ہے پس یہہ دلیل بھی آپ کی ہم ہٹاتے ہین۔ وید مین خاص دیانند کا ترجمہ جس مین لکھا ہے کہ ہے پرمیشور تجھے لوگ جلدی پکارتے ہین ہم دکھلاتے ہیں۔ یجروید ادھیائے ۳۴۔ منتر ۳۸۔

भग एव भगवाँऽ अस्तु देवास्तेन वयं भगवन्तः स्याम।
तंत्वा भग सर्व इज्जो हवीति स नो भग पुर एता भवेह ॥

بھگ ایوے بھگوانگ استو دیوا ستے نے بینگ بھگونتہ سیامہ
تنتوا بھگے سرب اِجّ ھوبیتی سے نو بھگی پُر اِیتا بھوِھی

مدعی کا ترجمہ:۔ اے عالم لوگو جو قابل خدمت پورے ایشوریہ[۱] سے بھرپور ہے اوس پرمیشور کی ہی بھگتی میں ہم لوگ کل رونق حاصل کرین۔ اور اے تمام رونقوں سے بھرپور ایشور اون آپ کو سب ہی لوگ جلد پکارتے ہین سو تمام ایشور جون کے دانا آپ دنیا مین ہمارے پیشوا ہو جئے۔ اس منتر مین لفظ जोहवीति (جو ہوِیتِ) کا ترجمہ مدعی نے (پکارتے ہین) یہہ لکھا ہے۔ اب آپ لوگ دیکھکر غور کرین کہ مدعی نے محض ضد تین آنکر جاہلانہ گفتگو کی۔ کیون صاحب جواب دیجئے کیا پرماتما بہرا ہے جو پکارنے سے سنتا ہے۔ اگر مرد میدان ہو تو کہدو کہ ہے۔ پس یہہ بلا مدعی کے سر پر پڑتی ہے کہ اوسی نے جہل مین پڑکر طفلانہ حجت کی ہے۔ اب ہم وید منترون سے اس آیت کے جملہ متنازعہ کو تطبیق کرتے ہیں۔

उद्ऋ (اُدعُوا)	जातवेदसं देवं (ربّ)	त्यं (کُم)
ترانھنا کرو۔	پرمیشور سے مالک سے	اوس اپنے
دعا کرو۔	پالنے والے سے	

اس آیت مین لفظ اُدعُوا متنازعہ ہے اسی کی وجہہ سے خدا پر الزام بہرے پن کا لگ گیا۔ اس لفظ اُدعُوا کے حروف یہہ ہین۔ ا د ع و

[۱] دولت خزانہ
[۲] عبادت

اور لفظ उवाच کے حروف یہہ ہین — उ व ा च

اگر سنسکرت حرف उ کو توڑا تو ع ایسا ہوگا - یہہ ہی عربی کی عین ہے اور تسن یعنی اعراب جو حرف उ پر لگا ہے اوسکو دیکھو وہ اصلی عربی کی و ہی ہے ایسا ہے اور حرف دال عربی کا بھی سنسکرت کے حرف द سے مخفف ہوکر ایسا ہوگا اسکو اوٹ دو تو द ہوجاویگا - اب الف معہ پیش کے رہنا ہے یہہ حرف उ سے ملسکتا ہے اور بن سکتا ہے - الف کے اوپر جو پیش ہے اوسکو اوپر سے اوتار کر نیچے جوڑ دینے سے ہوگا اسکو ہندی قاعدہ مین پڑھ دیجئے تو उ ایسا ہوگا - یہی سنسکرت کا حرف उ ہے - اب اس سے الف معہ پیش کے بناتے ہین -✢

اس حرف उ مین سے نیچے کی ٹانگ اوڑا کر اوپر کے لکیر کو سیدھی کھڑی کر دو تو آ ہوگا اس کے اوپر وہ ٹانگ لگا دو اُ ہوگا - پس یہہ الف معہ پیش کے بنگیا -✢

پس حروف بھی ایک دوسری کتاب کے ملتے ہین آواز بھی ملتی ہے معنی بھی ایک ہین مدعی صاحب نے بڑی نادانی کری جو چھپے اور پاک لفظ پر بھی تمسخر کیا اور دزدی سے پوری آیت پر دھیان نہین دیا اگر دھیان دیا ہو تو دزدی دلاوری کری -✢

وید مین بہت سے منتر ہین جن مین یہہ لفظ उद آیا ہے مگر چونکہ یہی کافی ہے تا ثبر بحر کی رکتا ہی اسوجہہ سے اور منتر نہین لکھتا ہون - مدعیان کو لازم ہے کہ دیکھ کر چپ ہوجاوین - اب ہم اس آیت کے پورے جملہ کو وید منتر سے تطبیق کرتے ہین -✢

اُدعُوا رَبَّکُم تَضَرُّعًا وَّخُفیَۃً اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ المُعتَدِینَ

निदो व्रवन्तु नो उत निरन्यत श्चारत दधाना इतदुव:
इन्द्र चित

رگ وید منڈل اول سوکت ۴ - منتر ۵

یا مدعیان ما لعبد التماس ہے کہ اسے دیکھکر پرماتما کو یاد کرو - اور چپ ہوجاؤ - مدعی کی تعلیم سے کنارہ کرکے پشچاتاپ کرو جب تمہارا بھلا ہوگا ورنہ نرک دوار کے لئے تیار رہو - کہدینا میرا کام ہے ماننا نہ ماننا آپ کا کام ہے -✢

(قولہٗ ۶) یہہ سب باتین انیشور کرت ہین اس سے قرآن ایشور کرت نہین ہوسکتا ✢

(اقول) جسقدر باتین قرآن شریف کی ہین ہم نے ویدون سے ملادی ہین - آپ کا دروغ اور فریب بھی

لفظ تمسخر ... ؛ تعقیب ؛ ... ؛ ... ؛ ... ؛ مخفف مخفف ✢

دکھلا دیا۔ آپ نے بدنیتی سے پوری آیت کا ترجمہ نہ لکھا۔ ترجمہ مین صاف موجود ہے کہ خفیہ دُعا کرو۔ آپنے جو لفظ
خفیہ چھوڑکر صرف لفظ پکارنے پر اٹک کر سوال کر دیا کہ کیا خدا بہرا ہے وہ خود آپ کی ہی جہالت ہے۔ خود اپنے
پرماتما کو بہرا تمنے ہی ثابت کر دیا۔ اگر دُعا کرنا پکارنا لکھنے سے قران ایشوکرت نرہا۔ تو وید بھی اُوتکرش
بَادَا اُنُو بَادکرنے سے ویاکھیان کرنے سے اور پکارنا لکھنے سے ایشورکرت نہین رہا۔ آپ اپنے
گھر کو ٹٹول کر دیکھو۔ اپنی حماقت سے اولٹا نتیجہ اخذ کرتے ہو۔ عبارت اور الفاظ کی لطافت کو نہین سمجھتے ہو
اگر آپ مین عقل نہین ہے تو چپ رہنا بہتر تھا۔ اگر وید بَادَا اُنُو بَادا اُونکرش ویاکھیان سے پکارنا
لکھنے سے ایشورکرت ہے۔ تو قران شریف پکارنا لکھنے اور زاری سے دعا کرنا لکھنے سے ایشورکرت کیون
نہین ہو سکتا ہے۔ بیشک ہو سکتا ہے اور ہے۔ خدا کو زاری پسند ہے انکساری کی آگیا دیتا ہے آپکا وید
جھگڑا کرنے اور بکواد کرنے کو حکم دیتا ہے۔ آپ نے اچھا ترجمہ وید کا کیا اصلی ترجمہ لفظ अर्चत کا
پرارتھنا کرنا۔ دُعا کرنا ہے چونکہ آپ کو بحث مباحثہ ترک یلنترک۔ ویاکھیان سے شوق تھا سو جہ سے
وید مین بھی وہی بھر دیا۔ अभि بمعنی قریب مقابل سامنے अभि اُرچاؤ تمنا لیجاؤ جھکو وغیرہ ہین۔
پس अर्चत کے معنی دعا کرو۔ پرارتھنا کرو ہیں یہی معنی اُدعُوا کے ہین۔ پس قران ایشورکرت ہے۔
ثبوت اوپر دیکھ لیجئے +

(قولہٗ ۵) اگر چھ دن مین جگت بنایا ساتوین دن عرش پر آرام کیا تو تھک بھی گیا ہوگا
(اقول) بے شک تھک گیا اسی وجہ سے بقدر جگہ گھیر کر سو گیا کہ اس جگت سے ۳ حصہ زیادہ ہے
اور ایسا بے خبر سو گیا کہ بادل کی گرج کو بھی بمشکل سُنتا ہے اور ایسا تھک گیا کہ کسی کا کام کروڑ ہا برس مین نہین
کر سکتا۔ اور ایسا ہو گیا کہ سب کام چھوڑکر مکت ہو گیا۔ اور ایسا لاچار ہو گیا کہ بدون کسی کی مدد کے کچھ کام
نہین کر سکتا۔ کرم کو بلاتا ہے کہ میرے پاس بیٹھکر میری مدد کر۔ اور ایسا ناتوان ہو گیا کہ گھر مین کچھ نرکھا
سب پرکرتی کے حوالہ کر دیا۔ ثبوت اوپر اعتراضات مین دے چکے ہین +

(قولہٗ ۶) اور اب تک سوتا ہے یا جاگتا ہے۔
(اقول) سوتا سوتا ایسا ہو گیا کہ لوگون نے پکڑکر سنہری برتن کے نیچے موند دیا۔ ہزارہا دشمن
اُگ گئے۔ اب پکار رہا ہے کہ مین سورج مین مُندا پڑا ہون میری مدد کرو۔ میری عزت کو تھا بنو سب مجھے ضائع
مت کرو مجھے۔ قید سے چھڑاؤ۔ میرا نام آوم ہے اپنا حسب نسب بھی تبلا رہا ہے۔ لوگ اوسے کہتے ہین کہ

لالہ میان مٹھوا بہی پڑھو قواعد سیکھو۔ برہمچریہ سے قید کو کاٹو۔ مہربان دیا نند کرت ترجمہ یجر وید دیکھ لو۔ ثبوت اوپر[۱] دیدے ہین۔ +

(قولہ نمبر ۳[۲]) اگر جاگتا ہے تو اب کچھ کام کرتا ہے یا نکما سیر سپاٹا اور عیش کرتا ہے۔ +

(اقول[۳]) لوگون نے اوسکو پکڑ کر یجر وید ادھیائے ۲۲ منتر ۲۱ کا حکم سنا کر جکڑ مین ڈالدیا اب وہ لوگ اوسکو پکڑے ہوئے جا بجا تشہیر کرتے پھرتے ہین۔ کبھی سورج مین لیجاتے ہین خوب گرم کرتے ہین اور سنہری برتن کے نیچے موند دیتے ہین وہ شور کرتا ہے کہ میری خبر لو رہائی دو پھر اوسکو نکا کر زمین مین لاتے ہین اور جسقدر دیکھنے لائق ہین سب مین جلدی جلدی لئے پھرتے ہین۔ کہین آرام نہیں کرنے دیتے ہین اوس کو ہر طرح سے دکھلاتے ہین۔ بدن کھول کھول کر دکھلاتے ہین۔ سب اطراف مین گھماتے ہیں اور وہ چھٹکر عجلت سے آرام کرنے لگتا ہے۔ مگر پھر پکڑ لیتے ہین۔ بیگار کرلیتے ہین نگرانی کراتے ہین۔ ست کے پھیلے اسباب کی بندش اوسکو دکھلاتے ہین۔ سیر سپاٹا کراتے ہین۔ اور وہ دیکھ دیکھکر ہنستا جاتا ہے اور گیان حاصل کرتا جاتا ہے اور ببا کھان[۴]۔ دوارا[۵] تشریح کرکے اوسے سنانے ہین پڑھاتے ہین۔ برہمچریہ[۶] رکھاتے ہین قواعد پڑھاتے ہین۔ یہہ کام وہ کر رہا ہے جائے۔ اور یجر وید بھاش دیا نند کرت ادھیائے ۲۲ منتر ۲۱ و ادھیائے ۴ منتر ۱۰ و ۱۷ کھول کھولکر دیکھ لو جہان کہین وہ نشان دین وہان سے اوسکو چھوڑ لاؤ۔ +

واہ رے مترجم وید اور محقق و معترض

بھینسے کی کمر پر قلم لٹھہ سے لکھا ہے ـــ ترجمہ وید کا کر مارا۔

مینڈکی کو نرکا م ہوا نیچ سواروں مین داخل ہوئی ـ قرآن پر اعتراض کیا۔

لوہار نے ہتوڑا مار کر راہ عدم دکھایا ـ ہمنے اعتراضات جہالت اثر کو ہتوڑہ روپی دلائل و قلم سے توڑ دیا۔ +

یہہ سب منتر ہمنے اوپر کتاب مین درج کردے ہین وہان دیکھ لیجئے ـ جو کہ جلد اول دوم مین ہین +

تمام شد

[۱] یعنی اس بات پر دو وون کی بہت سی اور بھی اعتراضات ہین
[۲] یہہ مین انہین اور دو ہی ہین جو کہ جلد اول دوم مین ہین
[۳] جو کہ جلد دوم کا جز ہے چونکہ یہہ بیان سب نے کیا ہے
[۴] اعتراض دیا ہے
[۵] مطلب یہ ہے کہ مصنف
[۶] کہے
[۷] ذرایعے
[۸] یہ ایک بیان ہے
[۹] دیکھو کہ کیسی باتین
[۱۰] الفاظ جو کہ بہت سے دیکھ کر لیا جاتا ہے +

اَلمُنصِف

مصنفہ لالہ نند کشور صاحب متوطن بجنور کو ہمنے سرسری نظر سے دیکھا۔ واقعی لائق مصنف نے بڑی تحقیق و محنت سے پنڈت دیانند سرسوتی کے اُن اعتراضات کا معقول و مدلل الزامی و تحقیقی جواب لکھا ہے جو پنڈت مذکور نے مسلمانون کی متبرک کتاب آلہی یعنی قرآن شریف پر نہایت بے باکی اور تعصب سے وارد کئے ہین حالانکہ اگر بنظر تحقیق و انصاف دیکھا جائے تو دراصل قرآن کریم کے وہ تمام مقامات جو معرض بحث مین لائے گئے ہین سراسر درست اور لطیف اشارات و پُر اسرار فلاسفی پر مبنی ہین۔ اور نیز اگر اعتراض عائد کئے ہی جائین تو خود وید پر بھی جو پنڈت آنجہانی کی مسلمہ کتاب آسمانی ہے۔ بڑے زور کے ساتھ وہی اعتراضات عائد ہوتے ہین۔ لالہ نند کشور صاحب نے اپنی کتاب مندرجہ عنوان مین بحوالہ وید و قرآن شریف معقول و مدلل طور پر بھی بات ثابت کرنیکی کوشش کی ہے اور ہماری رائے مین انکی یہہ کوشش ایک حد تک کامیاب ہوئی ہے۔ لالہ صاحب موصوف کی محنت واقعی قابل داد و لائق ہمدردی ہے امید ہے کہ تمام حق پسند اور خصوصاً وہ اصحاب جنھین مذہبی بحث و مباحث سے دلچسپی ہے۔ اس کتاب کی دل سے قدر کرینگے اور ہاتھون ہاتھ لینگے —

چونکہ یہہ کتاب ضخامت عظیم رکھتی ہے۔ سردست اوسکا طبع کرانا مصنف کو امر محال تھا اسوجہہ سے ہم نے یہہ مشورہ دیا کہ اولاً ایک جزو بطور نمونہ کے شایع کیا جاوے تاکہ اہل ملک کو اطلاع ہوکر شوق پیدا ہو اور اسکی آمدنی سے آگے کو کتاب طبع کیجاوے۔ چنانچہ کتاب مذکور مین سے جلد دوم کا نمبر ۱ مصنف نے طبع کرایا ہے جسکی قیمت ۸ہ ہے۔ تمام اصحاب حق پسند سے امید ہے کہ لائق مصنف کی اسقدر امداد ضرور کرینگے کہ یہہ تمام کتاب شایع ہوجاوے۔ +

منشی فاضل شیخ غلام محمد مختار عدالت و ایڈیٹر اخبار وکیل و مالک مطبع روز بازار امرتسر ـ

واقعی ہند مین ہندو مسلمانون مین اول تو پہلے سے ہی بوجہ تعصب و نافہمی کے نفرت تھی مگر دیانند سرسوتی نے اوسکو اور ترقی دی۔ اوس نے نافہمی سے جو قرآن پر اعتراض کئے وہ اولٹ کر خاص وید اور پرماتما پر آتے ہین حقیقتاً اوسنے قران اور خدا پر نہین بلکہ وید اور پرماتما پر ہی اعتراض کئے۔ ایک طرف ہندو اور آریہ لوگ خدا اور قرآن کی بے ادبی کرتے مسلمانونکو ملیچھ کہتے ہین۔ مسلمان لوگ وید اور پرماتما کی بے ادبی کرتے ہندو اور آریون کو کافر کہتے ہین۔ دونون جانب کی نافہمی سے اکثر نوبت کشت خون ہوجاتی ہے۔ اس آتش فساد کو دور کرنیکے لئے ملک کو سخت ضرورت تھی کہ کوئی ذریعہ ایسا ملجاوے جس سے یہہ آتش فرو ہوجاوے۔ آج ہمارے قلم سے وہی پانی اس آگ کا مصنفہ لالہ نندکشور صاحب کا کاپی کیا گیا۔ واقعی مصنف صاحب کی یہہ محنت قابل داد ہے ہم داد دیتے ہین کہ اس سے ملک ہند کو نفع عظیم ہوگا۔ سخت مرض ہندو مسلمانون کا دور ہوجاویگا۔ یہہ کتاب سب سے اول اور اعلیٰ مقصد پر بنائی گئی ہے۔ ہندو بھائیون کو اسے غور سے دیکھنا نفع بینا پرماتما کی مایا پر خیال کرکے نافہمی اور آتش فساد مین نہ پڑنا چاہئے۔ + پنڈت ناتھا رام کاپی نویس امرتسر

التماس

دیانند سرسوتی نے قرآن کی تردید مین ستیارتھ پرکاش کا چودھوان باب
لکھا ہے - اوس مین اوسنے آیات قرآن کا ترجمہ لکھکر اوسپر نمبر ڈالے ہین جو کہ شمار مین ۱۵۹ ہین اور ایک
ہر نمبر مین اعتراضات سلسلہ عبارت یکجائی مین لکھے ہین - اونکو مینے الگ الگ لکھا تو میرے شمار مین ۹۷۸
اعتراضات ہوئے - مین نے بوجہ ضخامت کے اسکی چار جلدین کرین - یہہ چارون جلد قریب چار ہزار صفحون
کے ہونگی - جلد اول مین دیانند کے چالیسوین نمبر تک کے اعتراضات کا جواب ہے جو کہ میرے شمار مین ۲۵۵
ہین - اور جلد دوم مین نمبر ۴۱ سے نمبر ۸۰ تک کے اعتراضات کا جواب ہے جو کہ میرے شمار مین ۱۸۰ ہین
اس جلد دوم مین سے نمبر ۷۰ کو مینے شائع کرایا ہے - جلد سوم مین نمبر ۸۱ سے نمبر ۱۲۰ تک کے اعتراضات کا جواب
ہے جو کہ میرے شمار مین ۱۹۶ ہین - جلد چہارم مین ۱۲۱ سے ۱۵۹ تک کے اعتراضات کا اور نیز آخری تمہید
جو اوسنے لکھی ہے اوسکا مینے نمبر ۱۶۰ قائم کیا ہے - اور اوس تمہید کے منصوبون کو بھی رد کیا ہے - یہہ سب اعتراضات
معہ تمہید کے میرے شمار مین ۳۴۷ ہین - کل مجموعہ ۹۷۸ ہے - جو صاحب علم و حوصلہ ہین اور جو اپنے قرآن و
رسول پر عاشق ہین اون سے التماس ہے کہ اس جزو شائع شدہ کو غور سے ملاحظہ کرین - مجھے تعریف کرنا شایان نہین -
مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید - آپ کو پڑہنے سے معلوم ہوجاویگا کہ اوس خدا نے اس ناچیز سے
کیا کام کرالیا - اگر آپ سچے عاشق قرآن ہین - تو کچھ روپیہ اوسپر نثار کرکے بندہ کے پاس روانہ فرماوین تاکہ یہہ پوری کتاب
شائع ہوجاوے اور عالمون کو فرحت اور آریون - جاہلون کو درگور بنا دے - اور اس جزو مطبوعہ مین جہان کہین
کتابت کی غلطی ہو اوسکو غلط نامہ مین ملاحظہ کرکے درست فرمالین - ✢

نند کشور مصنف المنصف